کنزالمدارس بورڈ کے نصاب میں شامل کتاب

حل شدہ تمارین

أُصُولُ الدَّعْوَةِ وَ الإِرْشَادِ

نیکی کی دعوت کے اہم اصول

Scanned with CamScanner

تفصیلات

نـــــــــام:

حل شدہ تمارین

اصول الدعوۃ والارشاد

از قـــلـــم:

ابنِ شعبان چشتی

معـــلـــم:

مولانا ھدایت علی مدنی

جـامـعـۃ الـمـدیـنـہ:

فیضان احمد رضا نارتہ کراچی
سیکٹر9

Scanned with CamScanner

بسم الله الرحمن الرحيم

Scanned with CamScanner

ہدیہ قارئین

الحمدللہ بفضلہ تعالی و کرمہ صلی اللہ علیہ وسلم اصول الدعوۃ والارشاد کی تمارین حتی الامکان حل کرنے کی کوشش کی گئیں

کتاب میں تین طرح کے سوالات ہیں۔

1_ کتابی سوالات 2_ ذاتی سوالات 3_ خارجی سوالات

1_ کتابی سوالات: یعنی وہ سوالات جن کے جوابات اصول الدعوۃ والارشاد میں ہی موجود ہیں۔ کتاب کو طوالت سے بچاتے ہوئے ایسے سوالات کے جوابات کے فقط صفحہ نمبر زکر کردیے گئے

2_ ذاتی سوالات: وہ سوالات جن کے جوابات سائل کو اپنی زات کے اعتبار دینے ہیں ایسے سوالات کے جوابات اشارۃ و کنایۃ دیے گئے

3_ خارجی سوالات: وہ سوالات جن کے جوابات کتاب میں موجود نہیں بلکہ دیگر کتب کی مدد سے حل کیے گئے

بندہ ناچیز ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس کام کے کرنے پر ترغیب دلائ اور حقیقی معاون بن کر ثابت ہوئے

اللہ پاک پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس مختصر سی کاوش کو قبول فرمائے ۔۔۔ آمین

ابنِ شعبان چشتی

16 .. 01 .. 2023

Scanned with CamScanner

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 23

سوال نمبر1: " انسان حقائق لطیفہ کا مجموعہ ہے " اس عبارت کا مطلب واضح کریں۔

جواب___ انسان حقائق لطیفہ کا مجموعہ ہے اس عبارت کا مطلب یہ ہے انسان پوری کائنات کے حقائق لطیفہ یعنی زمان و مکان، شکل وصورت، محتاج اکل و شرب وغیرہ کے مجموعے کا نام ہے

سوال نمبر2: ایمان کے لیے عقل کے کردار پر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے آپ نے کیا سمجھا ہے؟

جواب___ امام اعظم ابو حنیفہ حضرت نعمان بن ثابت فرماتے ہیں: لَوْ لَمْ يَبْعَثِ اللهُ تَعَالٰى رَسُوْلًا لَوَجَبَ عَلَى الْعُقَلَاءِ مَعْرِفَتُهٗ بِعُقُوْلِهِمْ ۔ یعنی : اللہ کوئی رسول نہ بھیجتا تب بھی کامل عقل والوں پر حق سبحانہ و تعالی کے وجود کی معرفت واجب ہوتی ۔

اللہ پاک کے وجود کی معرفت کی اتنی اہمیت ہے اگر رسول نہ آتے تب بھی کامل عقلاء پر اللہ کے وجود کی معرفت واجب ہوتی

سوال نمبر3: ختم نبوت کی کوئی ایک حکمت بیان کیجیے۔

جواب___ ختم نبوت کی ایک حکمت : کتابی صفحہ نمبر 17

سوال نمبر4: علم الدعوۃ کی تعریف، موضوع، غرض و غایت اور ارکان لکھیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:18

سوال نمبر5: علم الدعوۃ اور نیکی کی دعوت میں آپ نے کیا فرق محسوس کیا؟

جواب___ علم الدعوۃ عام ہے اور نیکی کی دعوت خاص ہے عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے

سوال نمبر6: نیکی کی دعوت کے کتنے مقاصد ہیں؟ مختصراً بیان کیجیے

جواب کتاب میں موجود ۔ص:115

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 7: اس فصل میں آپ نے کیا سیکھا؟ 10 جملوں میں وضاحت کیجئے

جواب__ 1__انسان کی عظمت کے بارے میں کہ

اللہ پاک نے انسان کو نہ صرف اشرف المخلوقات بنایا ہے بلکہ اسے مخدوم المخلوقات ہونے کا اعزاز بھی عطا فرمایا ہے

2__رب رحمٰن کا عظیم احسان کے بارے میں کہ

انسان کے خمیر میں بھلائی یا برائی اختیار کرنے کی قدرت رکھی گئی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا گیا کہ خیر اختیار کرنے والا کامیاب ہے اور بدی میں پڑنے والا نامراد ہے

3__ ختم نبوت کی حکمت کہ بارے میں کہ

سلسلۂ نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ختم ہوا

4__ وارثین انبیاء کے بارے میں کہ

سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد نیکی کی دعوت کی یہ ذمہ داری امت محمدیہ کے پر دھوئی جس کو میراثِ نبوت کے امین صحابہ و مجتہدین اور علما و صوفیا نے بحسن و خوبی نبھایا، اب تک یہ سلسلہ جاری ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا، کیونکہ انسان کی فلاح و نجات کا امین یہی نظام نبوت ہے جس کے وارث علمائے شریعت و طریقت ہیں۔

5__ علم دعوت کی تعریف، موضوع، غرض و غایت ،ارکان کے بارے میں

6__ نیکی کی دعوت کے پانچ اہداف کے بارے میں

1_ بیانِ حق اور بلاغِ مبین

2_ اللہ کے دین کا نفاذ

3_ دلوں کی اصلاح اور پاکیزگی

4_ معرفت خداوندی و احکاماتِ الٰہیہ

5_ امر بالمعروف و نہی عن المنکر

Scanned with CamScanner

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 26

سوال نمبر 1: داعی و مبلغ کی تعریف میں "قوت فکریہ" کی قید سے مصنف کس طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں؟

جواب___ داعی و مبلغ کی تعریف میں "قوت فکریہ" کی قید سے مصنف اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے۔ داعی و مبلغ کا کام محض یہ نہیں کہ وہ فقط کتب سے پڑھ کر دیں اسلام کی دعوت دے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اپنی قوت فکریہ کا بھی استعمال کرے اور اپنی عقل کو بروئے کار لاتے ہوئے لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دے ۔

سوال نمبر 2: مختلف داعیان دین کا ذریعہ دعوت واضح کیجئے۔

جواب___ داعی و مبلغ کی اقسام : بنیادی طور پر داعی و مبلغ یہ حضرات ہوتے ہیں: (1) انبیائے کرام: یہ حضرات قدسیہ معجزات ، دلائل اور ضرورت پڑنے پر کفار کی سرکشی کو ختم کرنے کے لیے تلواروں کے ذریعے تبلیغ فرماتے ہیں۔ (2) علمائے کرام : یہ عقلی و نقلی دلائل کے ذریعے دعوت الی اللہ کا فریضہ سر انجام دیتے ہیں۔ (3) اُمرا و حکمران: یہ کفار کی سرکشی کو ختم کرنے کے لیے تلواروں کے ذریعے کفار سے جہاد کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ کے دین میں داخل ہو کر اس کے فرماں بردار بن جائیں۔ (4)مؤذن کی دعوت نماز کی طرف ۔

سوال نمبر 3: مبلغ کے اوصاف میں سے کسی تین اوصاف پر اظہار خیال کیجئے۔

جواب___ خوش اخلاق و ملنساری ___جو مبلغ جتنا زیادہ خوش اخلاق ہوگا یعنی سلام میں پہل کرنے والا ہوگا، پرتپاک انداز سے مصافحہ یا معانقہ کرنے کا عادی ہوگا، خندہ پیشانی سے مسکرا کر ملنے والا ہوگا ، اپنی ذات کے لئے غصہ کرنے والا نہ ہو گا، جو اس پر ظلم کرے اسے معاف کرنے والا ہو گا ، احترامِ مسلم کا خوگر ہوگا اور مسلمانوں کی غم خواری کرنے والا ہوگا تو لوگ اتنی ہی آسانی سے اس کی طرف مائل ہوں گے اور اسے کسی پر انفرادی کوشش کرنے میں دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا

Scanned with CamScanner

اپنے علم پر عمل___ حضرت سیّدُنا ضَمُرَہ بن حَبِیب رَحْمَۃُ اللّٰہ تعَالٰی عَلَیۡہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدُنا ابودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہ تعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: "کوئی اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک عالم نہ بن جائے اوراس وقت تک علم سے آراستہ نہیں ہو سکتا جب تک اپنے علم پر عمل نہ کرے۔

علمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے نزدیک وہ شخص عالم نہیں ہو سکتا جو کسی کے علم کو جاننے والا ہو اور نہ ہی وہ شخص عالم ہو سکتا ہے جو کسی کے علمِ فقہ کی حفاظت کرنے والا ہو، بلکہ ایسے شخص کو کہا جاتا ہے کہ وہ روایت کرنے والا، ان روایات کو یاد رکھنے والا اور ان کو آگے نقل کرنے والا ہے اور اپنے علم پر عمل کرنے والا ہو

صبرواخلاص___ بندہ صِرف دو ۲ صُورتوں میں صبر کرتا ہے:

☆... (صَبْر پر ملنے والے) اجرو ثواب کے مشاہدے کے سبَب۔ اس کا دَرَجَہ دونوں صورتوں میں کم تر ہے اور یہ مومنین کا حال جبکہ اَصحابِ یمین کا مَقام ہے۔

☆... (صبر پر) اَجَر و ثواب دینے والی ہستی کی جانِب دیکھنے کے سبَب۔ یہ اَصحابِ یقین کا حال اور مقرّبین کا مَقام ہے۔ پس جس نے جزا کا مشاہدہ کیا تو وہ ضَرور صَبْر کرے گا اور جس نے جزا دینے والے کی جانِب دیکھا تو اس کا یہ دیکھنا اسے صَبْر پر آمادہ کر دے گا۔

سوال نمبر4: مبلغ کے وہ کون سے اوصاف ہے جو اب تک آپ کی ذات کا حصہ نہیں بن سکے؟ ان کی نشاندہی کر کے انہیں اپنی شخصیت کا حصہ بنانے کے لیے عملی اقدام کیجئے۔

جواب___ مثلا مردم شناسی ،اپنے علم پر عمل،لوگوں کے عیوب کی رازداری، بلا تفریق سب کو نیکی کی دعوت دینا، صاحبان علم و فضل کا ادب، دین میں امانت داری، اسلوب دعوت سے واقفیت، صبر و اخلاص، دعوت کے موثر طریقوں سے واقفیت، بہادری و حاضر جوابی، قرآن و حدیث اور اسلاف کے منہج کی اتباع

Scanned with CamScanner

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 39

سوال نمبر1: مدعو کی بیان کردہ جملہ اقسام کا خاکہ پیش کیجئے۔

جواب___ کتاب کے آخر میں موجود ہے

سوال نمبر2: موافقین کے اوصاف کی روشنی میں اپنے ارد گرد افراد کے بارے میں اسلام و نیت کی بنیاد پر مثبت تجزیہ کیجئے۔

جواب___ موافقین کے اوصاف 1_ دور حاضر کے پر فتن مذاج میں ہمیں ایسے افراد نظر آتے ہیں جو سادہ مزاج اور پر اطمینان کیفیات سے مالا مال ہیں جن کے اندر دعوت حق کو قبول کرنے کے لئے ایک باعث موجود رہتا ہے

2_ یہ لوگ مکمل طور پر اسلام کے احکام کے ساتھ عبادت کی ادائیگی کرتے ہیں

3_ یہ لوگ شریعت کی نافرمانی کو ایک اہم ترین جرم شمار کرتے ہیں

4_ نیکیاں کرنے کے لئے ہمیشہ خیرات کی تلاش میں ہوتے ہیں

5_ عقائد کے حوالے سے نرمی کا شکار نہیں ہوتے

سوال نمبر3: منافقین دین و مسلک کے لیے کس قدر نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں اپنے جذبات کا اظہار کیجئے۔

جواب___ منافقین کے اوصاف و مزاج : منافقین کی پہچان انتہائی مشکل ہے بعض اوقات ماہر اور تجربہ کار شخص بھی ان کی پہچان میں دھوکا کھا جاتا ہے اور اکثر طبقہ ضعفا کو منافقین میں شمار کر بیٹھتا ہے ! اس مقام پر مبلغ کو چاہیے کسی پر بھی نفاق کا حکم لگانے میں ہر گز ہر گز جلدی نہ کرے ، اگر کسی کے بارے میں نفاق کا خیال بھی گزرے تو اس کو اپنے تک ہی رکھے کسی سے اس بارے میں بات نہ کرے، البتہ اس شخص سے ذرا محتاط ہو جائے۔ منافقین کے چند مشترکہ اوصاف اور مزاج پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے ملاحظہ کیجیے:

Scanned with CamScanner

_ منافقین بعض اوقات وقتی مفاد یا صورت حال کو اپنے حق میں کرنے کے لیے دعوت قبول کر لیتے ہیں، لیکن جب راہ حق کی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے تو اپنے فیصلے پر پچھتانے لگتے ہیں اور راہ فرار نہ ملنے پر اپنی جھوٹی شرم کو چھپانے کے لیے مبلغ کے ساتھ جڑے رہتے ہیں۔

_ بعض اوقات اس قسم کے لوگ مبلغ کی طرف آتے ہی شرارت کے لیے ہیں اور حقیقت معاندین کے کارندے ہوتے ہیں جو مبلغ کی کمزوریاں ، اس کے مستقبل کے ارادے معاندین کو بتاتے ہیں اور مدعوین کے درمیان غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں۔

_ عملی اعتبار سے بالکل صفر ہوتے ہیں اور اپنا بھرم قائم رکھنے کے لیے بے ثبوت دعووں، جھوٹی قسموں اور چکنی چپڑی باتوں کو زریعہ بناتے ہے

سوال نمبر 4: منتظرین اور غافلین پر اتمامِ حجت کے لئے اپنی حکمت عملی بیان کیجیے۔

جواب ___ منتظرین کیلئے اتمام حجت:-

یہ طبقہ ظاہر پرست ہوتا ہے اور فوائد و نقصانات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ہی ماننے کا دعویٰ کرتا ہے اگرچہ تاریخ نے ان کے اس دعوے کو بھی جھٹلایا ہے لہذا مبلغ کو چاہیے ان کی ذہنی کشمکش کو پیش نظر رکھ کر ان کے سامنے کلام کرے: مثلا

_ انہیں سمجھائے کے فوائد کے حصول اور نقصانات سے بچنے کے لیے حق کا ساتھ دینا حق کو قبول کرنے کی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ تو مفاد پرستی اور نقصانات سے سہم جانے کی علامت ہے

_ ان کے سامنے تاریخ کے حقائق بیان کریں اور دل سے حق کا ساتھ دینے والوں کو ملنے والی نعمتوں کا بیان کریں

_ حمایت حق کے مادی فوائد کے مقابلے میں معنوی فوائد دلنشین انداز میں بیان کرتا رہے امید ہے دل چوٹ کھا ہی جائے گا

غافلین کے لیے اتمام حجت:-

مبلغ کو چاہیے غافلین تک جتنا جلدی ہو سکے اپنا پیغام پہنچائیں اور اس کے لیے باضابطہ

Scanned with CamScanner

نظام مرتب کرے جو حکمت بھرے انداز میں یہ فریضہ پورا کر سکے اس حوالے سے مبلغ کے لیے چند اہم باتیں پیش خدمت ہیں: 1غافلین تک اپنا پیغام پہنچانے کا ہر ذریعہ اختیار کرے حتی کہ اس کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لئے اس کی ضروریات پوری کرنے سے بھی دریغ نہ کریں 2چونکہ غافلین مختلف مزاجوں کے ہوتے ہیں تو نیکی کی دعوت سے پہلے ان کے مزاج و نفسیات کو پرکھ لیں ورنہ سخت ہزیمت کا سامنا ہوسکتا ہے 3غافلین کا مزاج دلائل سے سمجھنے کا نہیں ہوتا وہ محبت اور مبلغ کے کردار کو دیکھ کر مائل ہوتے ہیں لہذا مبلغ اس کا خاص خیال رکھیں 4غافلین کے معاملات میں دخل اندازی نہ کرے بلکہ تحمل اور بردباری سے کام لے اپنے اندر برداشت پیدا کرے اور عملی تبلیغ پر زیادہ توجہ دے کہ اس طبقے کے لیے گفتار سے زیادہ کردار ہوتا ہے

سوال نمبر5: کتاب میں بیان کردہ مدعوین کے علاوہ مزید کس قسم کے مدعوین ہو سکتے ہیں کتابیں منہج کے مطابق واضح کیجئے۔

جواب___ مدعوین کی مزید اقسام 1_ بعض دفعہ داعی کو ایسے مدعوین کا سامنا ہوتا ہے جو دعوت حق کو قبول کر چکے ہوتے ہیں لیکن اعمال میں پستی کا شکار ہوتے ہیں

2_ کبھی داعی ایسے شخص کو اپنا مدعو بنا لیتا ہے جو اس کی جان کے پیچھے لگا ہوتا ہے

3_ مدعوین ایک بند ڈبے میں نامعلوم چیز کی طرح ہوتے ہیں کبھی قسمت ساتھ دے تو ڈبہ کو کھولیں سونا نکل آتا ہے اور کبھی معاملہ الٹ ہو تو ڈبے میں خالی گتھا نظر آتا ہے

4_ دور حاضر کے ایسے مدعوین بھی ہیں جو کہتے ہیں ہمیں اتنا معاوضہ دیا جائے تو ہم آپ کی دعوت قبول کریں گے خواہ داعی حق پر ہو یا باطل پر

سوال نمبر6: تاریخ اسلام کی ایسی پانچ شخصیات کے نام بتائیں جو سابقین کے اوصاف پر اترتی ہوں۔

جواب___ 1_حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ 2_ حضرت خدیجہ رضی للہ عنہ

3_ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ 4_ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

5_ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

Scanned with CamScanner

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 65

سوال نمبر1: کتاب میں بیان کردہ عناصر مذہب کو خاکے کی صورت میں پیش کیجیے۔
جواب___ نقوش کی صورت میں کتاب کے آخر میں موجود
سوال نمبر2: وجود صانع اور توحید کے دلائل پر کم از کم دس سوال و جواب کی صورت میں مکالمہ مرتب کیجئے۔
جواب___ 1_وجود صانع سے کیا مراد ہے 2_ وجود صانع کیوں ضروری ہے 3_وجود صانع کو اس کتاب میں کتنی دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے 4_وحدانیت پر کتنے دلائل دیے گئے ہیں 5_دلیل تمانع کی مختصر وضاحت فرمائیں 6_وحدانیت کے بارے دو قرآنی آیات پیش کریں 7_وجود صانع کو عقلی دلیل سے ثابت کریں 8_وحدانیت سے کیا مراد ہے وضاحت فرمائیں 9_وجود شیٔ صانع کے وجود پر کس طرح دلیل ہے 10_ اجلی البدیھات کا کیا مطلب ہے **نوٹ**: ان تمام سوالات کے جوابات کتاب میں موجود ہیں
سوال نمبر3: ضرورت نبوت پر نوٹ لکھیے اور بتائیے حضرات انبیاء کو کیسے پتہ چلتا ہے کہ وحی لانے والا فرشتہ ہی ہے شیطان نہیں؟
جواب کتاب میں موجود ۔ص:47
سوال نمبر4:انبیائے کرام کے 15 اوصاف بیان کیجئے اور ممکنہ اشکال کا جواب لکھیے۔
جواب ___ 1 اللہ تعالی کا نبی سے بلا واسطہ کلام فرمانا 2 اللہ تعالی کی طرف سے بغیر کلام کے الہام ہونا 3 فرشتے کو دیکھ کر کلام کرنا 4 فرشتہ کا مخصوص بالقلب وحی کو القا کرنا 5 کامل اور عارضہ سے پاک عقل والا ہونا 6 قوی حافظہ ہونا 7 اجتہادی مسائل میں خطا سے محفوظ ہونا 8 استنباط کی کئی صورتوں یا سب صورتوں کا عالم ہونا 9 تیز نگاہ ہونا اور دور دراز چیزوں کو دیکھ لینا 10 تیز ساعت ہونا اور انتہائی دور کی آواز کو سن لینا 11 قوت شامہ یعنی سونگھنے کی قوت کا تیز ہونا 12 مضبوط جسامت ہونا 13 آسمانوں کی طرف عروج فرمانا 14 گھنٹی کی آواز کی صورت میں وحی آنا 15 نبی سے بکری کا باتیں کرنا

Scanned with CamScanner

اشکال مع جواب:: اشکال: انبیاء کرام کی خصوصیات میں کئی خصوصیات ایسی ہیں جو غیر نبی پر صادق آتی ہیں تو یہ خصوصیات نبی اور غیر نبی دونوں کو شامل ہوگیں تو انبیاء کرام کی خصوصیات کہنے کا کیا فائدہ ہوگا

جواب: ان خصوصیات میں سے کئی وہ ہے جو غیر نبی کو بھی مل سکتی ہے لیکن غیر نبی کے لئے ان کے مآل میں خطا کا اندیشہ بہرحال موجود رہے گا البتہ کسی نبی سے ان خصوصیات میں کوئی خطا نہیں ہوسکتی

سوال نمبر5: عقیدہ آخرت کی اہمیت بیان کیجئے اور بتایئے کہ انسان کی زندگی پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:49تا51

سوال نمبر6: اسلامی نظام اخلاق کا جائزہ لیجئے اور اس پر اپنے جذبات کا اظہار کیجئے۔

جواب___ اسلامی نظام اخلاق کے بارے رَحْمَتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، رَسُولِ مکرَّم، سَراپا جُود و کَرم صَلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی نے مجھے مکارِمِ اَخلاق ومحاسنِ اَفعال کی تکمیل کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔(المعجم الاوسط، الحدیث۶۸۹۵، ج۵، ص۱۵۳)

نیکی حُسنِ اخلاق کا نام ہے

رحمتِ عالم صَلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ "اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ یعنی نیکی ، حُسنِ اَخلاق کا نام ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃوالادب، باب

اخلاقِ حسنہ

اللہ تبارک و تَعالٰی قرآن پاک میں اپنے محبوب ، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُن اَخلاقِ حسنہ کا بیان فرماتا ہے کہ جن کی بدولت خصوصیت کے ساتھ صحابۂ کرام علیہم الرضوان، آپ صَلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب رہنا اور اِرشاداتِ عالیہ پر عمل کرنا پسند کرتے تھے چنانچہ پارہ ۴ سُورَۂ اٰلِ عمران آیت نمبر ۱۵۹ میں ارشاد ہوتا ہے:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ

Scanned with CamScanner

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اور اگر تندمزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہوجاتے۔

(ماخوذ: مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے. ص،9/10)

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 68

سوال نمبر 1: قرآن کریم کی روشنی میں کسی بھی نبی علیہ السلام کا دعوت توحید پر مشتمل واقعہ پیش کریں۔

جواب___ حضرت ابراھیم علیہ السلام کا اعلان توحید مفسرین کا بیان ہے کہ " نمرود بن کنعان" بڑا جابر بادشاہ تھا۔سب سے پہلے اس نے تاج شاہی اپنے سر پر رکھا۔ اس سے پہلے کسی بادشاہ نے تاج نہیں پہنا تھا یہ لوگوں سے زبردستی اپنی پرستش کراتا تھا کاہن اور نجومی اس کے دربار میں بکثرت اس کے مقرب تھے ۔نمرود نے ایک رات یہ خواب دیکھا کہ ایک ستارہ نکلا اور اس کی روشنی میں چاند سورج وغیرہ سارے ستارے بے نور ہوکر رہ گئے ۔ کاہنوں اور نجومیوں نے اس خواب کی تعبیر دی کہ ایک فرزند ایسا ہوگا جو تیری بادشاہی کے زوال کا باعث ہوگا۔ یہ سن کر نمرود بے حد پریشان ہو گیا اور اس نے یہ حکم دے دیا کہ میرے شہر میں جو بچہ پیدا ہو وہ قتل کر دیا جائے ۔ اور مرد عورتوں سے جدا رہیں ۔

چنانچہ ہزاروں بچے قتل کر دیئے گئے ۔ مگر تقدیرات الہیہ کو کون ٹال سکتا ہے؟ اسی دوران حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہو گئے اور بادشاہ کے خوف سے ان کی والدہ نے شہر سے دور پہاڑ کے ایک غار میں ان کو چھپا دیا اس غار میں چھپ کر ان کی والدہ روزانہ دودھ پلا دیا کرتی تھیں ۔

بعض مفسرین کا قول ہے کہ سات برس کی عمر تک اور بعضوں نے تحریر فرمایا کہ سترہ برس تک آپ اسی غار میں پرورش پاتے رہے۔ (واللہ تعالی اعلم (روح البیان، ج ۳، ص۵۹،پ۷،الانعام: 75)

اس زمانے میں عام طور پر لوگ ستاروں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ ایک رات آپ علیہ السلام نے زہرہ یا مشتری ستار و کو دیکھا تو قوم کو توحید کی دعوت دینے کے لئے آپ نے

Scanned with CamScanner

نہایت ہی نفیس اور دل نشین انداز میں لوگوں کے سامنے اس طرح تقریر فرمائی کہ اے لوگو! کیا ستارہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ ستارہ ڈوب گیا تو آپ نے فرمایا کہ ڈوب جانے والوں سے میں محبت نہیں رکھتا۔ پھر اس کے بعد جب چمکتا چاند نکلا تو آپ نے فرمایا کہ کیا یہ میرا رب ہے؟ پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ فرماتا تو میں بھی انہیں گمراہوں میں سے ہوتا۔ پھر جب چمکتے دمکتے سورج کو دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو ان سب سے بڑا ہے، کیا یہ میرا رب ہے؟ پھر جب سورج بھی غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ اے میری قوم! میں ان تمام چیزوں سے بیزار ہوں جن کو تم لوگ خدا کا شریک ٹھہراتے ہو۔ اور میں نے اپنی ہستی کو اس ذات کی طرف متوجہ کرلیا ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایاہے۔بس میں صرف اسی ایک ذات کا عابد اور پجاری بن گیا ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں ۔ پھران کی قوم ان سے جھگڑا کرنے لگی تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے خدا کے بارے میں جھگڑتے ہو؟ اس خدا نے تو مجھے ہدایت دی ہے اور میں تمہارے جھوٹے معبودوں سے بالکل نہیں ڈرتا سن لو! بغیر میرے رب کے حکم کے تم لوگ اور تمہارے دیوتا میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے ۔ میرا رب ہر چیز کو جانتا ہے۔ کیا تم لوگ میری نصیحت کو نہیں مانو گے؟ اس واقعہ کو مختصر مگر بہت جامع الفاظ میں قرآن مجید نے یوں بیان فرمایا ہے:

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًاۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ(76) فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَىٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ(77) فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَاۤ اَكْبَرُۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ(اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب ان پر رات کا اندھیرا آیا ایک تارا دیکھا بولے اسے میرا رب ٹھہراتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا بولے مجھے خوش نہیں آتے ڈوبنے والے۔ پھر جب چاند چمکتا دیکھا بولے اسے میرا رب بتاتے ہو پھر جب وہ ڈوب گیا کہا اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرتا تو میں بھی انہیں گمراہوں میں ہوتا۔پھر جب سورج جگمگاتا دیکھا بولے اسے میرا رب کہتے ہو یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا کہا اے قوم میں بیزار ہوں ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو۔میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے ایک اسی کا ہوکر اور میں مشرکوں میں نہیں۔ (عجائب القرآن ص 94)

سوال نمبر 2: صفات باری تعالی کے حوالے سے اسلامی نظریہ پیش کیجئے۔

جواب ___ اللہ پاک کی ذاتی صفات سات ہیں اور وہ یہ ہیں 1___ حیات : قولہ تعالی وتوکل علی الحي الذي لا یموت 2___ علم : قولہ تعالی وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ 3___ ارادہ : قولہ تعالی اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ 4___ قدرۃ : قولہ تعالی اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ 5___ کلام : قولہ تعالی وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيمًا 7/6_ سمع بصر : قولہ تعالی اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

اللہ پاک کی بعض فعلی صفات یہ ہیں 1__ پیدا کرنا 2__ رزق دینا 3__ انشاء 4__ ابداع 5__ زندہ کرنا 6__ مارنا 7__ اشیاء کی تصویر بنانا

صفات ذاتی و فعلی میں فرق: صفت ذاتی : ہر وہ صفت کے جس کو رب تعالی کے ساتھ موصوف کیا جائے اور اس صفت کی ضد کو موصوف کرنا جائز نہ ہو تو وہ صفات ذاتی ہے

صفت فعلی : ہر وہ صفت جس کو رب تعالی کے ساتھ موصوف کیا جائے اور اس صفت کی ضد کو موصوف کرنا جائز ہو تو صفت فعلی ہے

سوال نمبر 3: دور حاضر میں توحید کے حوالے سے کیا غلط فہمیاں عام ہے چند کی نشاندہی کیجئے۔

جواب ___ توحید کے حوالے سے اغلاط

1_ توحید نام ہے باری تعالی کو سب شریکوں سے پاک ماننے کا لیکن اب ایک نئی رویش اور نیا نظریہ ہے کہ باری تعالی کا شریک مانا جائے تو کوئی فرق توحید میں واقع نہیں ہوتا جبکہ اللہ کو ایک ماننا اور شریک سے پاک ماننا ضروریات دین سے ہیں

2_ ایک نیا جملہ آیا ہے "ہم توحیدی ہیں" اب ہمارے لیے سب کچھ درست و حلال ہے کیونکہ ہم اللہ کو ایک مانتے ہیں لہذا ہم پر سب جائز ہے

سوال نمبر 4: منکرین وجودِ باری تعالی کا جائزہ لیجئے اور ان کے باطل خیالات کا تجزیہ اپنی کلاس میں کیجیے۔

جواب ___ منکرین باری تعالی یعنی وہ لوگ جو اللہ پاک کی ذات کا انکار کرتے ہے اور کسی کو اپنا رب نہیں مانتے ان کا یہ نظریہ بے بنیاد و باطل ہے ان کا اپنے آپ کو آزاد سمجھنا اور اللہ کو معبود حقیقی نہ سمجھنا غلط و باطل ہے انسان اگر عقل کے ترازو میں تولے یہ دنیا اور ساری کائنات کیسے چل رہی ہے تو ضرور جواب آئے گا کہ کوئی اس کو چلا رہا ہے اور چلانے والا وہی رب تعالی ہے لہذا باری تعالی کا وجود ثابت ہوا

Scanned with CamScanner

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 71

سوال نمبر1: مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر دو عقلی دلیلیں بیان کیجیے۔

جواب___ عقلی دلیل: اس عالم ہستی میں انسان کی آمد پر غور کریں گے تو آپ پر یہ راز کھلے گا کہ انسان اچانک یہاں نہیں آ گیا بلکہ وہ اس عالم میں قدم رکھنے سے پہلے کئی عالم سے گزر چکا ہے ؛ پہلا عالم عالم ارواح ہے جہاں انسان کی روح موجود تھی اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ استقرار حمل کے کچھ عرصہ بعد جب بچے کے جسم میں روح داخل ہوتی ہے اور وہ ماں کے پیٹ میں حرکت کرنے لگتا ہے تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بچے کے جسم میں داخل ہونے سے پہلے وہ روح کہاں تھی یا کہاں سے آئی ہے ؟ وہ جہاں بھی موجود ہو یا جہاں سے بھی آئی ہو اسی عالم کا نام عالم ارواح'' ہے۔ عالم ارواح کے بعد دوسرا عالم ''عالم ارحام'' ہے جہاں انسان کم و بیش نو مہینے رہتا ہے! یہاں رک کر ذرا قدرت کا یہ حیرت انگیز انتظام دیکھیے کہ ایک چلتی پھرتی قبر میں نو مہینے تک ایک بچہ زندہ رہتا ہے ، اس کے معنی یہ ہیں کہ انسانی زندگی کے لیے جتنے اسباب کی ضرورت ہے وہ سارے اسباب بچے کو وہاں فراہم کیے جاتے ہیں۔ شکم مادر سے باہر آجانے کے بعد اگر ساری دنیا کے اطبا و حکما چاہیں کہ پیٹ چاک کر کے پھر بچے کو دوبارہ اس جگہ منتقل کر دیں تو یقین ہے کہ تھوڑی دیر بھی وہاں زندہ نہیں رہ سکے گا! یہیں سے خدا اور بندوں کے انتظام کا فرق سمجھ میں آ جاتا ہے کہ جو چیز بندوں کے لیے ناممکن ہے وہ خدا کی قدرت کے سامنے ممکن ہی نہیں بلکہ واقع ہے اور یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ہر عالم کا ماحول اور تقاضا الگ الگ ہے ، ایک کا قیاس دوسرے پر نہیں کیا جا سکتا۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ عالم دنیا میں آنے سے پہلے اگر انسان کو مرحلہ وار دو عالم سے گزرنا پڑتا ہے تو عالم دنیا کے بعد بھی اگر کوئی چوتھا عالم مان لیا جائے تو اس میں کیا عقلی قباحت ہے ؟ اس چوتھے عالم کا نام ہم ''عالم آخرت رکھتے ہیں۔ منکرین عقیدۂ آخرت کو اگر اس نام سے اختلاف ہے تو کوئی اور نام رکھ لیا جائے لیکن ایک چوتھا عالم تو بہر حال ماننا ہی پڑے گا؛ کیونکہ مرنے کے بعد جب روح جسم سے نکل جاتی ہے تو وہی سوال یہاں بھی اٹھے گا کہ نکل کر وہ روح جاتی کہاں ہے ؟ وہ جہاں بھی جاتی ہو اسی کا نام عالم آخرت ہے ۔

مرنے کے بعد اٹھنے پر عقلی دلیل

یہاں ایک اور عقلی دلیل عرض کرتا ہوں ، وہ یہ کہ اگر دوبارہ زندگی نہیں ہے تو بتائیں کہ اگر ایک بندہ ایک لاکھ انسانوں کو قتل کر دے ، کیا اس قاتل سے ایک لاکھ لوگوں کے قتل کا پورا بدلہ لیا جا سکتا ہے؟ کیا اس کو ایک لاکھ مرتبہ پھانسی دیں گے یا اس کو ایک لاکھ مرتبہ عمر قید کی سزا دیں گے؟ کیا ایک لاکھ مرتبہ اس کو زہر کا انجکشن لگائیں گے؟ نہیں ، یہ ممکن نہیں۔

جس شخص نے گیس چیمبرز میں لاکھوں لوگوں کو مار دیا اور بعد میں خودکشی کر کے مر گیا ، اسے کیا سزا ملی؟ کچھ بھی نہیں۔ خودکشی تو اس نے خود کی تھی۔ اب وہ کیا صورت ہے کہ اسے اس کے گناہوں کا پورا پورا بدلہ دیا جا سکے؟ وہ صورت موت کے بعد زندگی ہے جس میں اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی زندگی دے گا اور بندے کو اس کی نیکیوں کی پوری پوری جزا دے گا اور گناہگار کو اپنے عدل و حکمت سے سزا دے گا۔ اگر قیامت نہ ہو تو اس کا مطلب ہوا کہ ایک انسان کا قتل اور ایک لاکھ کا قتل دونوں برابر ہیں؟

اس کے بَرعکس اگر ایک شخص نے ایک لاکھ انسانوں کی جان بچائی ، تو اس کو ایک لاکھ کی جان بچانے کا کیا صلہ ملے گا؟ جس بندے نے پوری دنیا میں خیر پھیلائی ، لاکھوں لوگوں کو راہِ راست پر لے آیا ، ہزاروں لوگوں کو جرائم سے توبہ کروا دی ، بُرائیاں چھڑوا دیں ، اس کو کیا صلہ ملا؟ ایک ہار پہنا دیا ، ایک میڈل گلے میں ڈال دیا ، واہ واہ کر دی ، تالیاں بجا دیں ، تھوڑا سا کرسی پر اونچا کر کے بٹھا دیا ، کچھ رقم انعام میں دیدی۔ یہ صلہ تو چھوٹے سے کاموں پر بھی مل جاتا ہے کہ یہاں کرکٹ ، فٹ بال کا میچ جیتنے پر اس سے زیادہ صلہ و انعام ملتا ہے۔ پھر فرق کیا ہوا؟ کیا دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں۔ جب برابر نہیں تو صلہ و انعام بھی کما حقہ ہونا چاہیے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ دنیا میں خیر کا سرچشمہ بننے والے کو پورا صلہ مل ہی نہیں سکتا کہ اگر ڈھیر سارے پیسے بھی دے دیں تو وہ ان کا کیا کرے گا ، کھا تو سکتا نہیں لہٰذا وہ زندگی چاہیے جس میں یہ پورے بدلے سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکے اور وہ آخرت کی زندگی ہے اس لئے اگر یہ کہا جائے کہ موت کے بعد زندگی نہیں ہے ، تو دنیا میں نہ بھلائی کرنے کا کوئی خاص فائدہ ہے اور نہ بُرائی کرنے کا نقصان۔ جس کا جو مَن چاہے وہ کرے ، کیوں! اس لیے کہ اس کو اچھائی کی پوری جزا نہیں ملتی اور برائی کی پوری سزا نہیں ملتی۔ لہٰذا عقل تقاضا کرتی ہے کہ بندہ اچھائی کرے

Scanned with CamScanner

تو اسے بھر پور صلہ ملے اور برائی کرے تو اسی کے مطابق سزا ملے۔ تو عقل کہتی ہے آخرت کی زندگی ہونی چاہیے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ(۱۱۵) " تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے۔

حوالہ : ماہنامہ فیضان مدینہ 2020 / 1441 / مئی (صفحہ نمبر____27)

سوال نمبر2: قرآن کریم سے منکرین بعثت کے شبہات پر دو اقتباس تلاش کیجئے۔

جواب___ قرآن سے منکر بعثت کے شبہات پر دو اقتباس : سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ غلط عقیدہ کہ " مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا کیونکہ جب ایک مرتبہ مرگئے تو سب ختم ہوگیا ، " یہ عقیدہ آج کا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے جو بھی انبیا اور رُسل آتے تھے اور اپنی قوموں کو قیامت کے بارے میں سمجھاتے تھے تو وہ قومیں آگے سے یہی جواب دیتی تھیں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں کچھ لوگوں نے یہ جملہ کہا : وَ قَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَ نَحْیَا وَ مَا یُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ " اور انہوں نے کہا : زندگی تو صرف ہماری دنیاوی زندگی ہی ہے ، ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے " (پ25 ، الجاثیۃ : 24)

حوالہ : ماہنامہ فیضان مدینہ 2020 / 1441 / مئی (صفحہ نمبر_25)

دوسرا اقتباس: لوگ تو مر کر مٹی میں مل جائیں گے ، ریزہ ریزہ ہوجائیں گے ، ہڈیاں بوسیدہ ہوجائیں گی ، سارا وُجود بکھر جائے گا تو یہ دوبارہ سب کیسے وجود میں آئے گا؟ اللہ تعالیٰ نے اس اعتراض کو خود قرآن میں بیان کیا قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَ هِیَ رَمِیْمٌ(۷۸) " کہنے لگا : ایسا کون ہے جو ہڈیوں کو زندہ کر دے جبکہ وہ بالکل گلی ہوئی ہوں " (پ23 ، یٰسٓ : 78) حوالہ : ماہنامہ فیضان مدینہ 2020 / 1441 / مئی (صفحہ نمبر_25)

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 3: سورہ نوح کی روشنی میں عقیدہ آخرت پر ایک جامع مضمون پیش کیجئے۔

جواب___ جواب کتاب میں موجود ۔ ص: 49تا51

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا(13) وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا(14)

ترجمۂ کنزالعرفان: تمہیں کیا ہواکہ تم اللہ سے عزت کی امید نہیں رکھتے۔ حالانکہ اس نے تمہیں کئی حالتوں سے گزار کربنایا۔

تفسیر صراط الجنان: {مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا: تمہیں کیا ہواکہ تم اللہ سے عزت کی امید نہیں رکھتے۔} یہاں سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی طرف سے ترغیب دینے کی بناء پر بھی ان کی قوم نے نصیحت حاصل نہ کی تو حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے دعوت دینے کا ایک اور انداز اختیار کیا،چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کاخلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا: ”تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں رکھتے حالانکہ اس نے تمہیں کئی حالتوں سے گزار کربنایاکہ پہلے تم نطفہ کی صورت میں ہوئے ،پھر تمہیں خون کا لوتھڑا بنایا،پھر گوشت کا ٹکڑا بنایا یہاں تک کہ اس نے تمہاری خِلقت کامل کی، اور تمہارا اپنی تخلیق میں نظر کرنا ایسی چیز ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی خالقیّت، قدرت اور اس کی وحدانیّت پر ایمان لانے کوواجب کرتی ہے۔

(خازن، نوح، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۴، ۴ / ۳۱۲-۳۱۳،
مدارک، نوح، تحت الآیۃ: ۱۳-۱۴، ص ۱۲۸۴، ملتقطاً)

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاۙ وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا

ترجمۂ کنزالعرفان: کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے ؟اور ان میں چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا۔

تفسیر صراط الجنان: {اَلَمْ تَرَوْا: کیا تم نے دیکھا نہیں ۔} حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو اپنی جانوں میں غور کرنے کی دعوت دینے کے بعد عالَم اور اس کے عجائبات میں غور کرنے کی دعوت دی، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم سے فرمایا: ”کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے اور ان آسمانوں میں چاند کو روشن کیا اور

Scanned with CamScanner

سورج کو چراغ بنایا کہ وہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور دنیا والے اس کی روشنی میں ایسے ہی دیکھتے ہیں جیسے گھر والے چراغ کی روشنی میں دیکھتے ہیں ۔ سورج کی روشنی چاند کے نور سے مضبوط تر ہے جیساکہ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا'' (یونس:۵)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: وہی ہے جس نے سورج کو روشنی اور چاند کونور بنایا۔

(مدارک ، نوح ، تحت الآیۃ : ۱۵-۱۶، ص۱۲۸۴، خازن، نوح، تحت الآیۃ: ۱۵-۱۶، ۴ / ۳۱۳، البحر المحیط، نوح، تحت الآیۃ: ۱۵-۱۶، ۸ / ۳۳۴، ملتقطاً)

وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا(17) ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا وَ یُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا(18)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور اللہ نے تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اگایا۔پھر تمہیں اسی میں لوٹائے گا اور تمہیں دوبارہ نکالے گا۔

تفسیر صراط الجنان: { وَ اللّٰهُ: اور اللہ نے۔} یہاں سے دوبارہ انسان کی تخلیق سے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلیل پیش کی ، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام کو زمین سے پیدا کیا اور تم انہی کی اولاد ہو، پھر اللہ تعالیٰ تمہیں موت کے بعد اسی میں لوٹائے گا اور تمہیں قیامت کے دن اس سے دوبارہ نکالے گا۔

(مدارک ، نوح ، تحت الآیۃ : ۱۵-۱۶، ص۱۲۸۴، خازن، نوح، تحت الآیۃ: ۱۵-۱۶، ۴ / ۳۱۳، البحر المحیط، نوح، تحت الآیۃ: ۱۵-۱۶، ۸ / ۳۳۴، ملتقطاً)

سوال نمبر4: سورہ یٰسٓ شریف کی روشنی میں مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر مکالمہ کیجئے۔

جواب___ اَوَ لَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ(77) وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِیَ خَلْقَهٗؕ-قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَ هِیَ رَمِیْمٌ(78) قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍؕ-وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُۙ قح(79)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے۔اور ہمارے لیے کہاوت کہتا ہے اور اپنی پیدائش بھول گیا بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں ۔ تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے۔

Scanned with CamScanner

تفسیر صراط الجنان: {اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ: اور کیا آدمی نے نہ دیکھا۔} شانِ نزول: یہ آیت عاص بن وائل یا ابوجہل اور مشہور قول کے مطابق اُبی بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی جو مرنے کے بعد اٹھنے کے انکار میں سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بحث و تکرار کرنے آیا تھا، اس کے ہاتھ میں ایک گلی ہوئی ہڈی تھی، وہ اس کو توڑتا جاتا اور حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہتا جاتا تھا کہ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ اس ہڈی کو گل جانے اور ریزہ ریزہ ہو جانے کے بعد بھی اللّٰہ تعالیٰ زندہ کرے گا؟ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشادفرمایا ''ہاں ! اور تجھے بھی مرنے کے بعد اٹھائے گا اور جہنم میں داخل فرمائے گا۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور اس کی جہالت کا اظہار فرمایا گیا، چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ جو انسان گلی ہوئی ہڈی کا بکھرنے کے بعد اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت سے زندگی قبول کرنا اپنی نادانی سے ناممکن سمجھتا ہے، وہ کتنا احمق ہے، اپنے آپ کو نہیں دیکھتا کہ ابتدا میں ایک گندہ نطفہ تھا جو کہ گلی ہوئی ہڈی سے بھی حقیر تر ہے، اللّٰہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ نے اس میں جان ڈالی، انسان بنایا تو ایسا مغرور و متکبر انسان ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ کی قدرت ہی کا منکر ہو کر جھگڑنے آ گیا، اتنا نہیں دیکھتا کہ جو قادرِ برحق پانی کی بوند کو ایک قوی اور طاقتور انسان کی صورت بنا دیتا ہے اس کی قدرت سے گلی ہوئی ہڈی کو دوبارہ زندگی بخش دینا کیا بعید ہے اور اس کو ناممکن سمجھنا کتنی کھلی ہوئی جہالت ہے اور وہ گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے مل کر ہمارے لئے مثال دیتا ہے کہ یہ ہڈی تو ایسی بکھری ہوئی ہے، یہ کیسے زندہ ہو گی اور یہ کہتے ہوئے اپنی پیدائش کو بھول گیا کہ منی کے قطرے سے پیدا کیا گیا ہے۔ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ اس سے فرما دیں کہ ان ہڈیوں کو وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور وہ پہلی اور بعد والی ہر پیدائش کو جاننے والا ہے اور جب اس کا علم بھی کامل ہے، قدرت بھی کامل تو پھر تمہیں دوبارہ زندہ کئے جانے کو ماننے میں کیوں تامل ہے۔

(خازن، یس، تحت الآیۃ: ۷۷-۷۹، ۴ / ۱۳، البحر المحیط، یس، تحت الآیۃ: ۷۷-۷۹، ۷ / ۳۳۲، مدارک، یس، تحت الآیۃ: ۷۷-۷۹، ص۹۹۴، ملتقطاً)

سوال نمبر 5: منکرین عقیدہ آخرت کے باطل نظریات کا سورہ قٓ کی روشنی میں رد کیجئے۔

جواب___ اَفَلَمْ یَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَ زَیَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اُسے کیسا بنایا اور سنوارا اور اس میں کہیں رخنہ نہیں ۔

تفسیر صراط الجنان: {اَفَلَمْ یَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ: تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا۔} اس آیت سے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالی کے قادر ہونے کے بارے میں دلائل دیئے جا رہے ہیں ،چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کافروں نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کیا اُس وقت کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا جس کی تخلیق میں ہماری قدرت کے آثار نمایاں ہیں تاکہ وہ اس بات میں غور کرتے کہ ہم نے اسے کیسے اونچا اور بڑا بنایا اورستونوں کے بغیر بلند کیااوراسے روشن ستاروں سے سجایا اور اس میں کہیں کوئی شگاف نہیں ،کہیں کوئی عیب اور کمی نہیں (تو جو رب تعالی اتنے بڑے آسمان کو بنا سکتا ہے اور ظاہری اسباب کے بغیر اسے بلند کر سکتا اوراس میں ستاروں کو روشن کر سکتا ہے اور اتنے طویل و عریض آسمان کو کسی شگاف اور نقص و عیب کے بغیر بنا سکتا ہے وہی رب تعالی مردوں کو دوبارہ زندہ کر دے تو اس میں کیا بعید ہے؟)۔ (مدارک، ق، تحت الآیۃ: ۶، ص۱۱۶۰، روح البیان، ق، تحت الآیۃ: ۶، ۹ / ۱۰۶، ملتقطاً)

وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ(7) تَبْصِرَةً وَّ ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ(8)

ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں لنگر ڈالے اور اس میں ہر بارونق جوڑا اگایا۔ سوجھ اور سمجھ ہر رجوع والے بندے کے لیے۔

تفسیر صراط الجنان: {وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا: اور زمین کو ہم نے پھیلایا۔} اس آیت میں اللہ تعالی کے قادر ہونے کی دوسری دلیل بیان کی جا رہی ہے ،چنانچہ آیت کا خلاصہ

Scanned with CamScanner

یہ ہے کہ کیا ان کافروں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے زمین کو پانی کی سطح پر (اس طرح) پھیلایا (کہ پانی میں گھل کر فنا نہیں ہوتی ورنہ مٹی پانی میں گھل جاتی ہے) اورزمین پر بڑے بڑے پہاڑ کھڑے کردیئے ہیں تاکہ زمین قائم رہے اور اس میں ہر سبزے ،پھلوں اور پھولوں کے جوڑے اگائے جو دیکھنے میں خوبصورت لگتے ہیں (تو جو رب تعالٰی زمین کو پیدا فرما سکتا،پہاڑوں کے ذریعے اسے قائم رکھ سکتا اور اس میں نَشْوْ ونَما کی قوت پیدا کر سکتا ہے تو مردوں کو دوبارہ زندہ کر دینا اس کی قدرت سے کہاں بعید ہے)۔ (جمل، ق، تحت الآیۃ: ۷، ۷ / ۲۵۸، روح البیان، ق، تحت الآیۃ: ۷، ۹ / ۱۰۷، ملتقطاً)

وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِیْدِۙ وَ النَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌۙ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِۙ وَ اَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًاؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اُتارا تو اس سے باغ اگائے اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے۔ اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پکا گابھا۔ بندوں کی روزی کے لیے اور ہم نے اس سے مردہ شہر جلایا یونہی قبروں سے تمہارا نکلنا ہے۔

تفسیر صراط الجنان: {وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا: اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا۔} یہاں سے اللہ تعالٰی کی قدرت کی تیسری دلیل بیان کی جا رہی ہے ،چنانچہ اس آیت اور اس کے بعد والی دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم نے آسمان سے بارش کا پانی اتارا جس سے ہر چیز کی زندگی بھی ہے اور بہت خیرو برکت بھی ۔ تو اس پانی سے باغ اگائے اور وہ اناج اگایا جسے ہر سال بویا اور کاٹا جاتا ہے جیسے گندم اور جَووغیرہ اور خاص طور پر کھجور کے لمبے درخت اگائے جن کے گچھے اوپر نیچے تہہ لگے ہوئے ہیں اور یہ چیزیں بندوں کی روزی کے لیے اگائی ہیں اور ہم نے بارش کے پانی سے اُس شہر کی سر زمین کو جس کے نباتات خشک ہوچکے تھے پھرسے سبزہ زار کردیا اور جس طرح ہم نے بنجر زمین کو سر سبز و شاداب کیا اسی طرح قبروں سے تمہارا نکلنا ہوگا تو اللہ تعالٰی کی قدرت کے یہ آثار دیکھ کر مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کا کیوں انکار کرتے ہو۔

(مدارک، ق، تحت الآیۃ:۹-۱۱،ص۱۱۶۰، خازن، ق، تحت الآیۃ: ۹-۱۱، ۴ / ۱۷۵، جلالین، ق، تحت الآیۃ: ۹-۱۱، ص۴۲۹-۴۳۰، ملتقطاً)

Scanned with CamScanner

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ(15)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے بلکہ وہ نئے بننے سے شبہ میں ہیں ۔

تفسیر صراط الجنان: {اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ: تو کیا ہم پہلی بار بنانے کی وجہ سے تھک گئے؟} اس صورت کی ابتدا میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ کفارِ مکہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرتے ہیں اور اب یہاں سے ان منکروں کے انکار کا جواب دیا جارہاہے کہ کیا ہم پہلی بار بنانے کی وجہ سے تھک گئے ہیں جس کی وجہ سے دوبارہ پیدا کرنا ہمارے لئے دشوار ہے؟ ہم تھکے ہر گز نہیں بلکہ وہ لوگ موت کے بعد پیدا کئے جانے سے متعلق شبے میں ہیں ۔ (تفسیرکبیر، ق، تحت الآیۃ: ۱۵، ۱۰ / ۱۳۳، خازن، ق، تحت الآیۃ: ۱۵، ۴ / ۱۷۶، ملتقطاً)

کفارِ مکہ کی انتہائی جہالت: کفارِ مکہ اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ مخلوق کو اللہ تعالی نے پیدا کیا،اس کے باوجود وہ اس بات کو محال اور بعید سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی مخلوق کو دوبارہ پیدا فرمائے گا۔یہ ان کی کمال جہالت تھی کیونکہ ایجاد کے مقابلے میں دوبارہ بنانا ظاہر نظر میں زیادہ آسان ہے اور یہ لوگ ایجاد پر تو قدرت مان رہے ہیں اور اس سے زیادہ آسان پر قدرت کا انکار کر رہے ہیں ۔

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 73

سوال نمبر1: تزکیۂ نفس کے حوالے سے ایک مبلغ کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:72 : مبلغ کے لیے راہ نما اصول

سوال نمبر2: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مہلکات و منجیات میں کن چیزوں کو شامل فرمایا ہے بنیادی خاکہ پیش کیجئے۔

جواب___مہلکات:1_ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے 2_ مخلوق سے میل جول 3_ شیطان 4_ نفس 5_ باطنی بیماریاں

Scanned with CamScanner

منجیات: 1_ پہلے چار کی مذمت کو یاد رکھنا 2_ آنکھ ،کان، پیٹ ، دل کی حفاظت 3_ توکل علی اللہ 4_ صبر 5_ شکر

سوال نمبر 3: تصوف کی آڑ میں ہونے والی خرابیوں کا جائزہ لیجیے۔

جواب___ دور حاضر ہر میں ہر ایک صوفیت کا لبادہ اوڑھ کر شریعت کے میدان میں باغی بنا ہوا ہے۔صوفیہ نام ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا نہ کہ اتباع ھوا اور لذیذ چیزوں میں مگن ہو جانے کا، آج ہر ایک صوفی بن کر شریعت کی توہین کرتا نظر آتا ہے، صوفیت کی آڑ میں نمازیں ترک کرنا ، غیر محرم سے میل جول ، دم و تعویذ کے نام پر غیر عورتوں سے ناجائز تعلقات رکھنا، لوگوں کو جادو وغیرہ کا نام دے کر تعویذ کے نام پر مال بٹورنا

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 73

سوال نمبر 1: حضرت ہود اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قومیں کن خرابیوں میں مبتلا تھی؟ آیات کی روشنی میں واضح کیجیے

جواب___ قوم عاد کے ان کے مذموم افعال کی ایک فہرست ملاحظہ ہو ، جن کی بنا پر یہ قوم عذاب الٰہی کا شکار ہوئی :(1) کفر کرنا، (2) بتوں کی پوجا کرنا، (3) کفر و شرک اور گناہوں میں اپنے آباؤ اجداد کی پیروی کرنا، (4) گناہوں پر اصرار ، (5) توبہ واستغفار سے انکار ، (6) سرکش و نافرمان لوگوں کو اپنا پیشوامانا(7) اللہ تعالی کے نبی اور مسلمانوں کو اذیت دینا، (8) ان کی تحقیر کرنا اور انہیں برا بھلا کہنا۔
(9) خدا کی قدرت کے مقابلے میں اپنی طاقت و قوت پر مغرور ہونا،(10) لوگوں پر ظلم وستم ، (11) بڑی بے دردی کے ساتھ لوگوں کی گرفت کرنا۔(12) راہ گیروں کو ستانا، (13) لمبی لمبی امیدیں رکھنا،(14) نعمتوں کی ناشکری کرنا وغیرہ۔

سیرت الانبیاء ص228

Scanned with CamScanner

اہل مدین کے گناہوں اور جرائم کی ایک طویل فہرست ہے ، ان میں سے 18 گناہ یہ ہیں: (1) اللہ تعالی کی وحدانیت کا انکار کرنا۔ (2) بتوں کی پوجا کرنا۔ (3) نعمتوں کی ناشکری کرنا۔ (4) ناپ تول میں کمی کرنا۔ (5) لوگوں کو ان کی چیز میں کم کر کے دینا۔ (6) قتل و غارت گری اور دیگر گناہوں کے ذریعے زمین میں فساد کرنا۔ (7) ڈاکے ڈال کر لوگوں کا مال لوٹ لینا۔ (9،8) لوگوں کو اذیت دینے کے لیے راستوں میں بیٹھنا اور جس چیز کو دیکھنا ان کے لیے حلال نہیں اسے دیکھنا۔ (10) غریبوں پر ظلم کرنا۔ (11) درہم و دینار بناکر انہیں کسی صحیح غرض کے بغیر توڑ پھوڑ دینا۔ (12 تا16) مسلمانوں کا مذاق اڑانا، نماز پڑھنے والوں اور اہل علم پر طنز کرنا، انہیں جبری احکام دینا، ان پر اپنی بڑائی جتانا اور انہیں حقیر جاننا۔ (17) بیماری اور غربت کی وجہ سے عار دلانا۔ (18) لوگوں کو حضرت شعیب علیہ السلام سے دور کرنے کی کوششیں کرنا۔سیرت الانبیاء ص507

سوال نمبر2: فساد فی الارض کو ختم کرنے کے لیے اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت سے پہلے کیا کردار ادا فرمایا؟

جواب___ حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بچپن کا زمانہ ختم ہوا اور جوانی کا زمانہ آیا تو بچپن کی طرح آپ کی جوانی بھی عام لوگوں سے نرالی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا شباب مجسم حیا اور چال چلن عصمت و وقار کا کامل نمونہ تھا۔ اعلان نبوت سے پہلے بھی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات مبارکہ بہترین اخلاق و عادات کا مجموعہ تھی۔ سچائی، دیانتداری، وفاداری، عہد کی پابندی، بزرگوں کی عظمت، چھوٹوں پر شفقت، رشتہ داروں سے محبت، رحم و سخاوت ، قوم کی خدمت، دوستوں سے ہمدردی، عزیزوں کی غمخواری، غریبوں اور مفلسوں کی خبر گیری ، دشمنوں کے ساتھ نیک برتاؤ، مخلوق خدا کی خیر خواہی، غرض تمام نیک خصلتوں اور اچھی اچھی باتوں میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اتنی بلند منزل پر پہنچے ہوئے تھے کہ دنیا کے بڑے سے بڑے

Scanned with CamScanner

انسانوں کیلئے وہاں تک رسائی ممکن نہیں ہے۔ کم بولنا، فضول باتوں سے بچنا، خندہ پیشانی اور خوش روئی کے ساتھ دوستوں اور دشمنوں سے ملنا، ہر معاملہ میں سادگی اور صفائی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا خاص شیوہ تھا۔ حرص، طمع، دغا، فریب، جھوٹ اور دیگر اخلاقی و معاشرتی خرابیوں سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات گرامی پاک صاف رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی راست بازی اور امانت و دیانت کا لوگوں میں شہرہ تھا اور مکہ کے ہر چھوٹے بڑے کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے برگزیدہ اخلاق کا اعتبار اور سب کی نظروں میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک خاص وقار تھا۔ سیرت الانبیاء ص845

سوال نمبر3: امن و استحکام کی کیا اہمیت ہے؟اس سے معاشرے پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیجئے۔

جواب___ اَمن بظاہر ایک چھوٹا سا لفظ ہے مگر گھر میں ہوتو ذِہنی سکون، معاشرے میں ہو تو جانی و مالی اطمینان، ملک میں ہو تو قوم کی ترقّی اور خوش حالی کا ضامن اور معاون ہوتا ہے۔ اگرامن عالمی سطح پر ہوتو ہزاروں لاکھوں قیمتی جانوں کے ضائع ہونے اور اربوں کھربوں روپوں کے نقصانات سے قوموں کو محفوظ رکھتا ہے۔ شاید دنیا میں کوئی بھی ذِی شُعور و عقلمند شخص ایسا نہیں ہو گا جو اس کی اہمیت و افادیت اور خوبی سے انکار کرے۔ جہاں بدامنی ہوتی ہے وہاں☆ لوگوں کی اَملاک (Properties) کو نقصان پہنچتا ہے☆ قتل و غارت کا بازار گرم ہوتا ہے ☆ عورتیں بیوہ اور بچّے یتیم ہوجاتے ہیں ☆ ہڑتالوں کی کثرت ہوتی☆ کاروباری طبقہ بِالخصوص روز کماکر کھانے والے مزید آزمائش میں آجاتے ہیں☆روڈٹوٹ پُھوٹ جاتے ہیں یا بند کردیئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے مس افروں خُصُوصاً مریضوں کواسپتال پہنچانے والے مشکل میں گھِرجاتے ہیں، الغرض بدامنی سے دین و دنیا دونوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

اَمن و سَلامتی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرتِ سیّدُنا ابراہیم

Scanned with CamScanner

علیہ السّلام نے جو دُعائیں کی ہیں، ان میں سے ایک اہم دُعا یہ ہے: یااللہ! اس شہر (مکّہ مکرّمہ) کو اَمْن والا بنادے۔ (پ 13، ابرٰھیم: 35 ماخوذاً) چاند کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دُعا پر غور فرمائیں تو ہمارے آقا صلی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اس دُعا میں اَمْن و سلامتی کا ذکر کیا ہے: اَللّٰھُمَّ اَہِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللہ ترجمہ: اے اللہ! اسے ہم پر امن وامان، سلامتی اور اسلام کا چاند بناکرچمکا، اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (دارمی، ج 2، ص 7، حدیث: 1688)

یاد رکھئے! امن کو ہر سطح پر نافذ کرنا اور پھر اسے برقرار رکھنا یقیناً ایک مشکل مرحلہ ہے۔ اگر ہم امن و امان اور فلاح و کامیابی چاہتے ہیں تو ہم سب کوامن کے سب سے بڑے داعی، محسنِ انسانیت، نبیِ رَحمت صلی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے عطا کردہ اصولوں اور شریعت کی پاسداری کرنی پڑے گی، اس کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

ماہنامہ فیضان مدینہ
ربیع الاول 1440 ھ | نومبر/دسمبر 2018

سوال نمبر 4: امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے متعلق مبلغین اسلام میں سے کسی ایک کا واقعہ بیان کیجیے۔

جواب کتاب میں موجود۔ص: 112

سوال نمبر 5: معاشرتی برائیوں میں سے کسی ایک برائی کی نشاندہی کیجئے اور اس کو ختم کرنے کے لیے اپنا لائحہ عمل بتائے۔

جواب___ حسد کی تعریف: ”کسی کی دینی یا دنیاوی نعمت کے زوال (یعنی اس کے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا میخواہش کر نا کہ فلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام حسد ہے۔

آیت مبارکہ: اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

«اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَیْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَیْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِیْمًا (النساء: ۵۴)

Scanned with CamScanner

ترجمہ کنزالایمان: ""یا لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو ہم نے تو ابراھیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطافرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا"" حدیث مبارکہ حسد نیکیوں کو کھا جا تا ہے: حضرت سید نا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رؤف حسد سے دور رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو رحیم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا:"" حسد اس طرح کھا جا تا ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو ۔""(1)

حسد کا حکم:

اگر اپنے اختیار و ارادے سے بندے کے دل میں حسد کا خیال آئے اور بیاس پر عمل بھی کرتا ہے یا بعض اعضاء سے اس کا اظہار کرتا ہے تو یہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

حسد کے چودہ علاج:

(1... توبہ کر لیجئے "" حسد بلکہ تمام گناہوں سے توبہ کیجئے کہ یا اللہ عز وجل میں تیرے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنے فلاں بھائی سے حسد کرتا تھا تو میرے تمام گناہوں کو معاف فرمادے۔آمین

(2)..... دعا کیجئے ۔"" کہ یا اللہ مایل! میں تیری رضا کے لیے حسد سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہوں ، تو مجھے اس باطنی بیماری سے شفادے اور مجھے حسد سے بچنے میں استقامت عطافرما۔آمین

(3)..... رضائے الٰہی پر راضی رہیے ۔"" کہ رب ملول نے میرے اس بھائی کو جو بھی نعمتیں عطافرمائی ہیں وہ اس کی رضا ہے و درب ملاڈل اس بات پر قادر ہے کہ جسے چاہے جو چاہے جتنا چاہے جس وقت چاہے عطا فرمادے۔

(4)... حسد کی تباہ کاریوں پر نظر رکھیے۔"" کہ حس د اللہ ملاجل ورسول صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی ناراضگی کا سبب ہے، حسد سے نیکیاں ضائع ہوتی ہیں ، حسد سے

Scanned with CamScanner

غیبت، بدگمانی ، چغلی جیسے گناہ سرزد ہوتے ہیں ، حسد سے روحانی سکون بر باد ہوجاتا ہے۔وغیرہ وغیرہ

(5)..... اپنی موت کو یاد کیجئے ''کہ عنقریب مجھے بھی اپنی سی زندگی چھوڑ کر اندھیری قبر میں اتر نا ہے ۔موت کی یاد تمام گناہوں بالخصوص حسد س چھٹکارے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(6) .... حسد کا سبب بننے والی نعمتوں پر غور کیجئے ''کہ اگر وہ دنیوی نعمتیں ہیں تو عارضی ہیں اور عارضی چیز پر صد کیا؟ اگر و بی شرف وفضیلت ہے تو یہ اللہ اول کی عطا ہے اور اللہ ماریہ کی عطا پر حسند کر نا نکلندی نہیں۔

(7).... لوگوں کی نعمتوں پر نگاہ نہ رکھیے'' کہ عموماً اس سے احساس کمتری پیدا ہوتا ہے جو حسد کا باعث ہے، اپنے سے نیچے والوں پر نظر رکھیے اور بارگاہ رب العزت میں شکر ادا کیجئے ۔

(8)... حسد سے بچنے کے فضائل پر نظر رکھیے۔'' کہ حسد سے بچنا اللہ اوجل و رسول صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی رضا کا سبب، جنت کے حصول میں معاون ، کل بروز قیامت سامی عرش ملنے کا سبب بننے والے اعمال میں سے ایک ہے۔

(9) ...... اپنی خامیوں کی اصلاح میں لگ جائے ۔'' کہ جب دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھیں گے تو اپنی اصلاح سے محروم ہو جائیں گے اور جب اپنی اصلاح میں لگ جائیں گے تو حسد جیسے بڑے کام کی فرصت ہی نہیں ملے گی ۔

(10)...حسد کی عادت کو رشک میں تبدیل کر لیجئے ۔'' کہ کسی کی نعمت کو دیکھ کر یہ تمنامت کیجئے کہ یہ نعمت اس سے چھن کر مجھے مل جائے بلکہ یہ دعا کیجئے کہ اللہ مل دخل اس کی اس نعمت میں مزید برکت عطا فرمائے ۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 1: سابقہ امتوں کی نماز اور روزے کی کیا کیفیت تھی؟ تلاش کر کے استاد محترم سے تفتیش کروائیے

جواب___قرآنِ کریم اور احادیثِ مبارکہ کی واضح تصریحات ہیں کہ گزشتہ انبیاء اور امتوں پر نماز فرض تھی، لیکن ہر نبی کی نماز کا طریقہ کیا تھا؟ اس کی تفصیل موجود نہیں، تاہم اتنا واضح ہوجاتا ہے کہ امتِ محمدیہ اور گزشتہ امتوں کی نمازوں کی کیفیت میں فرق ہے، حافظ ابنِ کثیر رحمہ اللہ نے آیت {فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ} کے تحت لکھا ہے کہ: بعض امتیں رکوع کرتی تھیں، سجدہ نہیں، بعض سجدہ کرتے تھے رکوع نہیں، بعض نماز میں باتیں کرسکتے تھے اور بعضوں کو نماز میں چلنے پھرنے کی اجازت تھی۔

تفسير ابن كثير / دار طيبة - (1 / 570):

"وقال ابن وهب عن عبد الرحمن بن زيد بن أسلم، عن أبيه في قوله: { فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ } : فاختلفوا في يوم الجمعة، فاتخذ اليهود يوم السبت، والنصارى يوم الأحد؛ فهدى الله أمة محمد ليوم الجمعة. واختلفوا في القبلة؛ فاستقبلت النصارى المشرق، واليهود بيت المقدس، فهدى الله أمة محمد للقبلة. واختلفوا في الصلاة؛ فمنهم من يركع ولا يسجد، ومنهم من يسجد ولا يركع، ومنهم من يصلي وهو يتكلم، ومنهم من يصلي وهو يمشي، فهدى الله أمة محمد للحق من ذلك". فقط والله اعلم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (۱۸۳) اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۱۸۴)

Scanned with CamScanner

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے، گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دِنوں میں اور جنہیں اِس کی طاقت نہ ہو وہ بدلے میں ایک مسکین کا کھانا پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اُس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔

روزہ بڑی پرانی عبادت ہے: آیت کریمہ کے ابتدائی حصّے کے تحت "تفسیرِ خازِن" میں ہے: تم سے پہلے لوگوں سے مراد یہ ہے: حضرت سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام سے حضرت سیّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام تک جتنے انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام تشریف لائے اور ان کی اُمتیں آئیں ان پر روزے فرض ہوتے چلے آئے ہیں (مگر اُس کی صورت ہمارے روزوں سے مختلف تھی)۔ مطلب یہ ہے کہ روزہ بڑی پرانی عبادت ہے اور گزشتہ اُمتوں میں کوئی اُمت ایسی نہیں گزری جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری طرح روزے فرض نہ کیے ہوں۔ (تفسیرِ خازن ج ۱ ص ۱۱۹ مُلَخَّصاً) اور "تفسیر عزیزی" میں ہے: حضرت سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام پر ہر مہینے کے ایامِ بِیض (یعنی چاند کی 13، 14،15 تاریخ) کے تین روزے فرض تھے۔ اور یہود (یعنی حضرت سیّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّناوَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کی قوم) پر یومِ عاشورا (یعنی 10 محرّم الحرام کے دن) اور ہر ہفتے میں ہفتے کے دن (Saturday) کا اور کچھ اور دنوں کے روزے فرض تھے اور نصاریٰ پر ماہِ رمضان کے روزے فرض تھے۔ (تفسیرِ عزیزی ج ۱ ص ۱۷۷)

سوال نمبر 2: ارکان حج اور شرائط اعتکاف بیان کیجئے

جواب___ (حج کے فرائض) حج میں یہ چیزیں فرض ہیں: 1 احرام، 2 وقوفِ عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا۔ 3 طواف زیارت کا اکثر حصہ، یعنی چار پھیرے پچھلی دونوں چیزیں یعنی وقوف و طواف رُکن ہیں۔ 4 نیت۔ 5 ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر وقوف پھر طواف۔ 6 ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا، یعنی وقوف اُس وقت ہونا جو مذکور ہوا اس کے بعد طواف اس کا وقت وقوف کے بعد سے آخر عمر تک ہے۔ 7 مکان یعنی وقوف زمینِ عرفات میں ہونا سوا بطنِ عرنہ کے اور طواف کا مکان مسجدالحرام شریف ہے۔

[1] (درمختار، ردالمحتار) (بہار شریعت، جلد اول، حصہ ۶، صفحہ ۱۰۴۸،۱۰۴۷)

[1] ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الحج، مطلب فی فروض الحج و واجباتہ، ج ۳،

شرائط اعتکاف: مسئلہ ۱: مسجد میں اللہ (عزوجل) کے لیے نیّت کے ساتھ ٹھہرنا اعتکاف ہے اور اس کے لیے مسلمان، عاقل اور جنابت و حیض و نفاس سے پاک ہونا شرط ہے۔ بلوغ شرط نہیں بلکہ نابالغ جو تمیز رکھتا ہے اگر بہ نیّت اعتکاف مسجد میں ٹھہرے تو یہ اعتکاف صحیح ہے، آزاد ہونا بھی شرط نہیں لہٰذا غلام بھی اعتکاف کر سکتا ہے، مگر اسے مولی سے اجازت لینی ہوگی اور مولی کو بہر حال منع کرنے کا حق حاصل ہے۔

مسئلہ ۲: مسجد جامع ہونا اعتکاف کے لیے شرط نہیں بلکہ مسجد جماعت میں بھی ہو سکتا ہے۔ مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام و مؤذن مقرر ہوں، اگرچہ اس میں پنجگانہ جماعت نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مطلقاً ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے اگرچہ وہ مسجد جماعت نہ ہو، خصوصاً اس زمانہ میں کہ بہتیری مسجدیں ایسی ہیں جن میں نہ امام ہیں نہ مؤذن۔ (6) (ردالمحتار)126 بہار شریعت ج1 ص 1026

اعتکافِ مستحب کے لیے نہ روزہ شرط ہے، نہ اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر، بلکہ جب مسجد میں اعتکاف کی نیّت کی، جب تک مسجد میں ہے معتکف ہے، چلا آیا اعتکاف ختم ہوگیا۔ (7) (عالمگیری وغیرہ) یہ بغیر محنت ثواب مل رہا بہار شریعت ج1 ص1027

سوال نمبر3

نماز کے عملی طریقے پر جن نصوص سے استدلال کیا گیا ہے کم از کم کوئی تین نصوص تلاش کیجئے اور مختصراً بحث کیجئے۔

جواب___1_ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

2_ { وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ }

3_ { حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ }

سوال نمبر4 ارکان اسلام سے متعلق کم از کم دو دو احادیث عربی متن کے ساتھ یاد کیجیے۔

جواب___ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح جلد:1

Scanned with CamScanner

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 86

سوال نمبر 1: حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب___ حضرت نوح علیہ السلام کو آدم ثانی" بھی کہا جا تا ہے ، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے اعلی حضرت امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : پسماند گان طوفان سے کسی کی نسل نہ بڑھی صرف نوح علیہ السلام کی نسل تمام دنیا میں ہے ۔ قرآن عظیم فرماتا ہے:
وجعلناذریتھم الیقین (ترجمہ: اور ہم نے اس کی اولاد باقی رکھی۔
اسی لئے انہیں آدم ثانی کہتے ہیں ۔

سوال نمبر 2: قوم نوح اور کفار مکہ کے بتوں میں کیا مماثلت تھی اور یہ کس طرح کے تھے؟ تلاش کے بعد لکھیے۔

جواب___ قوم نوح کے کے بت : حضرت ادریس علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کے بعد رفتہ رفتہ بت پرستی کی وبا عام ہو گئی اور لوگوں نے دیگر بتوں کے ساتھ ساتھ وڈ ، شواع ، یغوث ، یعوق اور نسر کے ناموں سے موسوم بتوں کی پوجا شروع کر دی۔ یہ پانچوں بت ان کے نزدیک دوسروں سے زیادہ عظمت والے تھے اور اسی وجہ سے قرآن کریم میں بھی ان کے انہیں پانچ بتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ بتوں کی پوجا کا پس منظر بیان کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں (یعنی وڈ ، نواع ، یغوث، یعوق، نسر) حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک آدمیوں کے نام ہیں ، جب وہ وفات پاگئے تو شیطان نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈالی کہ جن جگھوں پر وہ اللہ والے بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کے مجسمے بنا کر رکھ دو اور ان بتوں کے نام بھی ان نیک لوگوں کے نام پر ہی رکھ دو۔ لوگوں نے عقیدت کے طور پر ایسا کر دیا لیکن ان کی پوجا نہیں کرتے تھے ، جب وولوگ دنیا سے چلے گئے اور علم بھی کم ہو گیا تو ان مجسموں کی پوجا ہونے لگ گئی۔ اور حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : وڈ اور سواع و غیرہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں کے نام ہیں ، یہ بہت عبادت گزار تھے ، جب ان میں سے ایک شخص کا انتقال ہو اتو لوگ اس پر شدید غمزدہ ہوئے ، یہ حال دیکھ حضرت نوح علیہ السلام کر شیطان (انسانی شکل میں ان کے پاس

Scanned with CamScanner

آیا اور کہا: تم اپنے ساتھی پر غمگین ہو؟ لوگوں نے جواب دیا: ہاں۔ اس نے کہا: کیا میں تمہارے لئے اس جیسی تصویر بنادوں جسے تم نماز پڑھتے وقت اپنے سامنے رکھ لینا اور جب تم اسے دیکھو تو وہ ساتھی تمہیں یاد آجائے (اور تمہارے دل کو سکون نصیب ہو لوگوں نے کہا: ہمیں یہ پسند نہیں کہ نماز پڑھتے وقت ہمارے سامنے کوئی ایسی چیز ہو۔ شیطان نے کہا: تو پھر تم اسے مسجد کے آخری کونے میں رکھ دو۔ لوگوں نے کہا: ہاں یہ ٹھیک ہے۔ چنانچہ شیطان نے ان کے لئے تصویر بنا دی اور جب پانچوں اشخاص کا انتقال ہو گیا تو شیطان نے سب کی تصویریں بنا کر مسجد کے کونے میں رکھ دیں، پھر ایک وقت وہ آیا کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ کر ان تصویروں کی پوجا شروع کر دی۔

کفارِ مکہ کے بتوں میں مماثلت:-

علامہ برہان الدین حلبی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں " اہلِ عرب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانہ سے لے کر عمرو بن لُحَیّ کے زمانہ تک آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عقائد پر ہی ثابت قدم رہے، یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے دینِ ابراہیمی کو تبدیل کیا اور اہلِ عرب کے لئے طرح طرح کی گمراہیاں شروع کیں۔ (سیرت حلبیہ، باب نسبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم، ۱ / ۱۸)

شرک کے بانی عمرو بن لُحَیّ نے اہلِ عرب میں شرک اس طرح پھیلایا کہ مقامِ بلقاء سے بت لا کر مکہ میں نصب کئے اور لوگوں کو ان کی پوجا اور تعظیم کرنے کی دعوت دی۔ قبیلہ ثقیف کا ایک شخص "لات" جب مر گیا تو عمرو نے اس کے قبیلے والوں سے کہا: یہ مرا نہیں بلکہ اس پتھر میں چلا گیا ہے پھر انہیں اس پتھر کی پوجا کرنے کی دعوت دی۔ (عمدۃ القاری، کتاب المناقب، باب قصۃ خزاعۃ، ۱۱ / ۳۶۹-۳۷۰، تحت الحدیث: ۳۵۲۱)

اِسی عَمْرو نے سائبہ اور بحیرہ کی بدعت ایجاد کی اور تَلْبِیَہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ بتوں کو بھی شریک کیا۔ (سیرت حلبیہ، باب نسبہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم، ۱ / ۱۸)

یہ شخص دین میں جس نئی بات کا آغاز کرتا لوگ اسے دین سمجھ لیتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ موسمِ حج میں لوگوں کو کھانا کھلایا کرتا اور انہیں لباس پہنایا کرتا تھا اور بسااوقات وہ موسمِ حج میں دس ہزار اونٹ ذبح کرتا اور دس ہزار ناداروں کو لباس پہناتا۔ (الروض الانف، اول ما کانت عبادۃ الحجر، اصل عبادۃ الاوثان، ۱ / ۱۲۲)

مرنے کے بعد اس کا اَنجام بہت دردناک ہوا، حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں نے عمرو بن عامر بن لُحَیّ خزاعی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب قصۃ خزاعۃ، ۲ / ۴۸۰، الحدیث: ۳۵۲۱)

Scanned with CamScanner

سوال نمبر3: شرک کی تعریف اور اقسام بیان کیجئے نیز قوموں کے شرک میں مبتلا ہونے کے اسباب بتائیے ۔شرک کین

جواب___ شرک کا معنیٰ کسی کو عبادت کے لائق جاننا یعنی الوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدترین قسم ہے۔ اس کے سوا کوئی بات کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃ شرک نہیں ۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص44)

شِرک کی دو اَقسام: شرک کے ظاہر اور چھپے ہونے کے اعتبار سے دو اقسام ہیں : (1) شرکِ جَلی (2)شرکِ خفی ۔شرکِ جَلی : خواہ ایک لمحے کے لئے ہی کیوں نہ ہو بندہ فوراً دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے۔ رہا شرکِ خفی تو یہ گناہ ضرور ہے مگر اس کا مرتکب مسلمان ہی رہتا ہے شرکِ خفی کے سبب کافر نہیں ہوتا۔ شرکِ خفی اور شرکِ جَلی میں زمین و آسمان کا فرق ہے دونوں کی تعریف اور احکام جُداجُدا ہیں۔ شرکِ خفی کو جَلی سمجھنا سراسر جہالت و ظلم اور فتنہ و فساد کو ہوا دینا ہے۔

حضرت شیخ عبدُالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں : خلاصہ یہ کہ شرک کی دو قسمیں ہیں جلی اور خفی۔ بُت پرستی کرنا کھلم کھلا شرک ہے۔ ریاکار جو غیرُ اللہ کے لئے عمل کرتا ہے وہ بھی پوشیدہ طور پر بت پرستی کرتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے : کُلُّ مَا صَدَّکَ عَنِ اللّٰہِ فَھُوَ صَنَمُکَ ہر وہ چیز جو تجھے اللہ پاک سے روکے وہ تیرا بُت ہے۔

شرکِ جَلی : اور خفی کو بالتّرتیب شرکِ اکبر اور شرکِ اصغر بھی کہتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا : جس چیز کا مجھے تم پر زیادہ خوف ہے ، وہ شرکِ اصغر ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی : وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ یَارَسُولَ اللّٰہ؟ یعنی یارسولَ اللہ! شرکِ اصغر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا : اَلرِّیَاءُ یعنی دِکھاوا کرنا۔

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الاول1442ھ)

سوال نمبر4:فساد اور عناد کا باعث کیا چیز ہے اور حضرت نوح علیہ السلام نے اس کو ختم کرنے کے لیے کیا کوشش کی ؟

جواب___ کتاب میں موجود ۔ص:84

Scanned with CamScanner

سوال نمبر5: اخوت و مساوات کے معاشرے پر اثرات کا جائزہ لیجئے

جواب___1_ اخوت و مساوات سے اقوام میں تفاخر پیدا ہوتا ہے 2_ اخوت و مساوات سے معاشرے میں امن کی فضا قائم رہتی ہے 3_ اخوت و مساوات سے غریب اپنا پورا حق وصول کرتا ہے 4_ اخوت و مساوات سے قوم آنے والوں کے لیے مثال بن جاتی ہے 5_ اخوت و مساوات سے ہر شخص خوش ہوتا ہے اور اس کو سلیم الطبع لوگ پسند کرتے ہیں

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 90

سوال نمبر1: حضرت نوح علیہ السلام نے کتنا عرصہ نیکی کی دعوت دی اور کتنے لوگ مشرف بہ ایمان ہوئے؟

جواب____آپ علیہ السلام نے 950 سال تک قوم کو نیکی کی دعوت دی جس میں صرف افراد نے ایمان قبول کیا

سیرت الانبیاء 159, کتابی ص78

سوال نمبر2: قرآن کریم میں آفاق عالم پر غور و فکر کی بھر پور ترغیب موجود ہے، آپ ان میں سے تین مقامات کی نشاندہی کیجئے۔

جواب____مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا(13) وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا(14) اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا(15) وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا(16) وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا(17) ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا(18) وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا(19) لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا(20)

پ29، نوح:13تا20

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 3: نرم اور مشفقانہ انداز میں نیکی کی دعوت دینے کے کیا فوائد ہیں؟

جواب___ نیکی کی دعوت اور تبلیغ دین میں دلائل کے ساتھ ساتھ مبلغ کا انداز دعوت بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ نیکی کی دعوت کا مقصد سامنے والے کو صرف اپنی بات پر قائل کر لینا ہی نہیں ہوتا بلکہ اسے اپنی طرف مائل کرنا اور دل سے دعوت قبول کرنے کے لیے تیار کرنا ہوتا ہے ، یہ چیز اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب مبلغ کا انداز نرم، مشفقانہ اور ہمدردانہ ہو کہ کہا جاتا ہے : ''زبان شیر میں ملک گیری، زبان ٹیڑھی ملک بانکا'' یعنی نرم زبان سے بہت کام نکل جاتے ہیں ، سخت کلامی سب کو دشمن بنادیتی ہے۔

سوال نمبر 4: دعوت دین میں تنوع کے لیے فی زمانہ کون کون سے ذرائع موجود ہیں؟ اہم فالاہم کی بنیاد پر فہرست مع تعارف مرتب کیجئے، نیز یہ بھی غور کیجئے کہ آپ کی دلچسپی کس ذریعہ دعوت میں ہے؟

جواب___ اہم فالاہم کی بنیاد پر دعوت دین کے لیے طریقے۔(1) سوشل میڈیا پر ویڈیوز کی صورت میں اپنے پیغام کو عام کرنا (2) تصویروں پر آڈیو ایڈ کرکے انہیں عام کرنا (3) معاشرتی برائیوں کو بطور تبصرہ /عنوان موضوع بنا کر اس پر گفتگو کرنا (4) تحریرات کو بصورت پی ڈی ایف کرنا جو کہ اصلاحی موضوعات پر ہو انہیں عام و خاص میں شئیر کرنا ۔

دلچسپی: تحریر پسندیدہ جو کہ پی ڈی ایف کی صورت میں ہو

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 93

سوال نمبر 1: توکل اللہ کا مبلغ کی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے

جواب کتاب میں موجود ۔ص:92

سوال نمبر 2: تفویض امر الی اللہ اور توکل علی اللہ کے درمیان فرق واضح کیجئے۔

جواب___ تفویض امر اللہ: تفویض کے معنی ہیں جملہ امور خدا تعالی کے حوالے کر دینا (منہاج العابدین ص347)

توکل علی اللہ: صرف خدا پر بھروسہ کرنے اور مخلوق سے ہر قسم کی امیدیں منقطع کرنے کا نام توکل ہے (منہاج العابدین ص288)

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 3: مبلغ کے لیے جُہدِ مسلسل کس قدر ضروری ہے تین تین طلبا کے گروپ اس موضوع پر استاذ صاحب کے سامنے مکالمہ کریں

جواب کتاب میں موجود۔ص:91

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 103

سوال نمبر 1: تدریج کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب___کتاب میں موجود۔ص:96

سوال نمبر 2: بعثت نبوی کے وقت مکہ کی کیا صورتحال تھی اور اس کے لیے کیا حکمت عملی اختیار کی گئی؟

جواب___ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا میں تصوراتِ تہذیب اور آدابِ معاشرت مکمل طور پر مسخ ہو چکے تھے۔ ہر طرف ظلم و ستم، جبر و تشدد اور وحشت و بربریت نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ کفر و الحاد اور ظلم و جہالت کی تاریکی نے عالم انسانیت کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔ عرب کی حالت دنیا کے دوسرے خطوں سے زیادہ دگرگوں تھی۔ جاہلیت اور نفس پرستی کی وجہ سے ان کی اخلاقی حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی۔ شراب نوشی، عورتوں کا عریاں رقص، لڑکیوں کو زندہ دفن کر دینا، لاتعداد بیویاں رکھنا اور والد کے مرنے کے بعد دیگر چیزوں کی طرح اپنی ماؤں کو بھی آپس میں بانٹ لینا اور بیویاں بنا کر رکھنا یا فروخت کر دینا عام تھا۔

بعض قبیلوں کا پیشہ ہی چوری، لوٹ مار اور قتل و غارت گری تھا۔ جو عورت بیوہ ہو جاتی اسے ایک سال کی عدت گزارنا پڑتی اور اسے نہایت منحوس سمجھا جاتا ایک سال تک اسے غسل اور منہ ہاتھ دھونے کے لئے پانی تک نہ دیا جاتا اور نہ پہننے کے لئے لباس ہی فراہم کیا جاتا۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:"كانت امرأة إذا توفی زوجها دخلت حفشا ولبست شر ثيابها ولم تمس الطيب حتى تمر بها سنة"1. بخاری، الصحیح، کتاب الطلاق، باب تحد المتوفی عنها زوجها، 5: 2042، رقم:

ایسے حالات میں اللہ رب العزت نے انسانیت پر احسان فرمایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں کے لیے رحمت عالم بناکر مبعوث فرمایا، جس کا اعلان حق سبحانہ تقدس نے ان الفاظ میں فرمایا:

وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين [الأنبياء:]. ہم نے آپ (کو) تمام جہانوں کے لیے (رحمت بنا) کر بھیجا ہے

[1] ...... "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الحج، مطلب فی فروض الحج و واجباتہ، ج۳، ص۵۳۶

Scanned with CamScanner

سوال نمبر3: بنو ہاشم کے سوشل بائیکاٹ پر تفصیلی بحث کیجیے۔

جواب___ اعلان نبوت کے ساتھ میں سال کہ نبوی میں کفار مکہ نے جب دیکھا کہ روز بروز مسلمانوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے اور حضرت حمزہ و حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما جیسے بہادران قریش بھی دامن اسلام میں آ گئے تو غیظ وغضب میں میلوگ آپے سے باہر ہو گئے اور تمام سرداران قریش اور مکہ کے دوسرے کفار نے بی اسکیم بنائی کہ حضور صلی للہ تعالی علیہ وسلم اور آپ کے خاندان کا مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے اور ان لوگوں کو کسی تنگ و تاریک جگہ میں محصور کر کے ان کا دانہ پانی بند کر دیا جائے تا کہ یہ لوگ مکمل طور پر تباہ و بر باد ہو جائیں ۔ چنانچہ اس خوفناک تجویز کے مطابق تمام قبائل قریش نے آپس میں سی معاہدہ کیا کہ جب تک بنی ہاشم کے خاندان والے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو قتل کے لئے ہمارے حوالہ نہ کر دیں کوئی شخص بنو ہاشم کے خاندان سے شادی بیاہ نہ کرے۔

(۲) کوئی شخص ان لوگوں کے ہاتھ کسی قسم کے سامان کی خرید وفروخت نہ کرے۔

(۳) کوئی شخص ان لوگوں سے میل جول اسلام و کلام اور ملاقات و بات نہ کرے ۔

(۴) کوئی شخص ان لوگوں کے پاس کھانے پینے کا کوئی سامان نہ جانے دے ۔ منصور بن عکرمہ نے اس معاہدہ کولکھا اور تمام سرداران قریش نے اس پر دستخط کر کے اس دستاویز کو کعبہ کے اندر آویزاں کر دیا۔ ابوطالب مجبوراً حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور دوسرے تمام خاندان والوں کو لے کر پہاڑ کی اس گھائی میں جس کا نام"شعب ابی طالب" تھا پناہ گزین ہوئے ۔ابولہب کے سوا خاندان بنو ہاشم کے کافروں نے بھی خاندانی حمیت و پاسداری کی بنا پر اس معاملہ میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ سلم کا ساتھ دیا اور سب کے سب پہاڑ کے اس تنگ و تاریک درہ میں محصور ہو کر قیدیوں کی زندگی بسر کرنے لگے۔ اور یہ تین برس کا زمانہ اتنا سخت اور کٹھن گزرا کہ بنو ہاشم درختوں کے سے تڑپ تڑپ کر دن رات رویا کرتے تھے ۔ سنگدل اور ظالم کافروں نے ہر طرف پہرہ بٹھادیا تھا کہ کہیں سے بھی گھاٹی کے اندر دانہ پانی نہ جانے پائے ۔ (1۔ (زرقانی علی المواہب ج اص ۲۷۸)

مسلسل تین سال تک حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور خاندان بنو ہاشم ان ہوش ربا مصائب کو جھیلتے رہے یہاں تک کہ خود قریش کے کچھ رقم دلوں کو بنو ہاشم کی ان مصیبتوں پر رحم آ گیا اور ان لوگوں نے اس ظالمانہ معاہد کو توڑنے کی تحریک اٹھائی ۔

Scanned with CamScanner

چنانچہ ہشام بن عمرو عامری ، زبیر بن ابی امیہ مطعم بن عدی، ابوالبختری ، زمعہ بن الاسود وغیرہ یہ سب مل کر ایک ساتھ حرم کعبہ میں گئے اور زہیر نے جو عبدالمطلب کے نواسے تھے کفار قریش کو مخاطب کر کے اپنی پر جوش تقریر میں یہ کہا کہ اے لوگو! یہ کہاں کاانصاف ہے؟ کہ ہم لوگ تو آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور خاندان بنو ہاشم کے بچے بھوک پیاس سے بے قرار ہو کر بلبلا رہے ہیں ۔ خدا کی قسم ! جب تک اس وحشیانہ معاہدہ کی دستاویز بھاڑ کر پاؤں سے نہ روند دی جائے گی میں ہر گز ہر گز چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔ یہ تقریبن کرابوجہل نے تڑپ کر کہا کہ خبردار! ہرگز ہرگز تم اس معاہدہ کو ہاتھ نہیں لگا سکتے ۔ زمعہ نے ابوجہل کولاکارا اور اس زور سے ڈانٹا کہ ابوجہل کی بولتی بند ہو گئی ۔اسی طرح مطعم بن عدی اور ہشام بن عمرو نے بھی ٹم ٹھونک کر ابو جہل کو جھڑک دیا اورابوانتری نے تو صاف صاف کہہ دیا کہ اے ابوجہل! اس ظالمانہ معاہدہ سے نہ ہم پہلے راضی تھے اور نہ اب ہم اس کے پابند ہیں ۔

اس مجمع میں ایک طرف ابو طالب بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے لوگو! میرے بھیجے نمد (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کہتے ہیں کہ اس معاہدہ کی دستاویز کو کیڑوں نے کھا ڈالا ہے اور صرف جہاں جہاں خدا کا نام لکھا ہوا تھا اس کو کیڑوں نے چھوڑ دیا ہے۔لہذا میری رائے میں ہے کہ تم لوگ اس دستاویز کو نکال کر دیکھواگر واقعی اس کو کیڑوں نے کھا لیا ہے جب تو اس کو چاک کر کے پھینک دو۔ اور اگر میرے بھتیجے کا کہنا غلط ثابت ہوا تو میں محمد (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کو تمہارے حوالے کر دوں گا ۔ یہ سن کر مطعم بن عدی کعبہ کے اندر گیا اور دستاویز کو اتار لایا اور سب لوگوں نے اس کو دیکھا تو واقعی بجز اللہ تعالی کے نام کے پوری دستاویز کو کیڑوں نے کھا لیا تھا۔ مطعم بن عدی نے سب کے سامنے اس دستاویز کو پھاڑ کر پھینک دیا۔ اور پھر قریش کے چند بہادر باوجود یکہ میدسب کے سب اس وقت کفر کی حالت میں تھے تھیار لے کر کھائی میں پہنچے اور خاندان بنو ہاشم کے ایک ایک آدمی کو وہاں سے نکال لائے اور ان کو ان کے مکانوں میں آباد کر دیا۔ یہ واقعہ 10ھ نبوی کا ہے ۔ منصور بن مکرمہ جس نے اس دستاویز کولکھا تھا اس پر یہ قہر الٰہی ٹوٹ پڑا کہ اس کا ہاتھ شل ہوکر سوکھ گیا۔ (1) (مدارج النبوۃ ج ۲ ص۴۲ وغیرہ)

سیرت مصطفی 138تا141

سوال نمبر 4

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی دعوت مدینہ کے لیے حکمت عملی واضح کیجئے۔

جواب___ اس اثناء میں خورشید اسلام کی ضیا پاش شعاعیں کوہِ فاران کی چوٹیوں سے گذر کر وادیِ یثرب تک پہنچ چکی تھیں اورمدینہ منورہ کے ایک معزز طبقہ نے اسلام قبول کرلیا تھا انہوں نے دربارِ نبوت میں درخواست بھیجی کہ ہماری تعلیم و تلقین پر کسی کو مامور فرمایا جائے، حضرت سرورِ کائنات ﷺ کی نگاہِ جوہر شناس نے اس خدمت کے لیے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا اورچند زریں نصائح کے بعد مدینہ منورہ کی طرف روانہ فرمایا۔ [6] حضرت مصعب رضی اللہ عنہ مدینہ پہنچ کر حضرت اسعد زرارہ رضی اللہ عنہ کے مکان پر فروکش ہوئے اورگھر گھر پھر کر تعلیم قرآن واشاعتِ اسلام کی خدمت انجام دینے لگے، اس طرح رفتہ رفتہ جب کلمہ گویوں کی ایک جماعت پیدا ہوگئی تو نماز وتلاوت قرآن کے لیے کبھی حضرت اسعد رضی اللہ عنہ کے مکان پر اور کبھی بنی ظفر کے گھر میں چند مسلمانوں کو تعلیم دے رہے تھے کہ قبیلہ عبدالاشہل کے سردار (حضرت) سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے رفیق (حضرت) اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے کہا اس داعیِ اسلام کو اپنے محلہ سے نکال دو، جو یہاں آکر ہمارے ضعیف الاعتقاد اشخاص کو گمراہ کرتا ہے، اگر اسعد (میزبان حضرت مصعب رضی اللہ عنہ) سے مجھ کو رشتہ داری کا تعلق نہ ہوتا تو میں تم کو اس کی تکلیف نہ دیتا، یہ سنکر حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے نیزہ اُٹھایا اورحضرت مصعب واسعد رضی اللہ عنہما کے پاس آکر خشم آلود لہجہ میں کہا، تمہیں یہاں کس نے بلایا ہے کہ ضعیف رائے والوں کو گمراہ کرو؟ اگر تم کو اپنی جانیں عزیز ہیں تو بہتر یہ ہے کہ ابھی یہاں سے چلے جاؤ، حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے نرمی سے جواب دیا، بیٹھ کر ہماری باتیں سنو، اگر پسند آئے قبول کرو ورنہ ہم خود چلے جائیں گے، حضرت اسید رضی اللہ عنہ نیزہ گاڑ کر بیٹھ گئے اورغور سے سننے لگے، حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے چند آیات کریمہ تلاوت کرکے اس خوبی کے ساتھ عقائد ومحاسن اسلام بیان فرمائے کہ تھوڑی ہی دیر میں حضرت اسید رضی اللہ عنہ کا دل نورِ ایمان سے چمک اُٹھا اور بیتاب ہوکر بولے، کیسا اچھا مذہب ہے کیسی بہتر ہدایت ہے، اس مذہب میں داخل ہونے کا کیا طریقہ ہے، حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا پہلے نہا دھو کر پاک کپڑے پہنو، پھر صدق دل سے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرو ،انہوں نے فوراً اس ہدایت کی تعمیل کی اورکلمہ پڑھ کر کہا،میرے بعد ایک اورشخص ہے جس کو ایمان پر لانا ہوگا، اگر وہ اس دائرہ میں داخل ہوگیا تو تمام قبیلہ عبدالاشہل اس کی پیروی کرے گا، میں ابھی اس کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

حضرت اسید رضی اللہ عنہ غیظ وغضب کے عوض عشق ومحبت کا سودا خرید کر اپنے قبیلہ میں واپس آئے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما نے دور ہی سے دیکھ کر فرمایا، خدا کی قسم اس شخص کی حالت میں ضرور کچھ انقلاب ہوگیا ہے اور جب قریب آئے تو پوچھا کہو کیا کرآئے؟ بولے، خدا کی قسم وہ دونوں ذرا بھی خوفزدہ نہ ہوئے، میں نے ان کو منع کیا تو وہ بولے کہ ہم وہی کریں گے جو تم پسند کروگے، لیکن مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ بنی حارثہ اس وجہ سے اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے نکلے ہیں کہ وہ تمہارا خالہ زاد بھائی ہے؛ تاکہ اس طرح تمہاری تذلیل ہو، چونکہ بنی حارثہ اور عبدالاشہل میں دیرینہ عداوت تھی، اس لیے حضرت اسید رضی اللہ عنہ کا افسوں کارگر ہوگیا، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جوشِ غضب سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور تخالف مذہبی کے باوجود اسعد رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے دوڑے ، لیکن جب یہاں پہنچ کر بالکل سکون و اطمینان دیکھا تو سمجھ گئے کہ اسید رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے بالمشافہ گفتگو کرنے کے لیے محض اشتعال دلایا ہے، غرض نسبی ترحم فوراً مذہبی تعصب سے مبدل ہوگیا اور خشم گین لہجہ میں بولے ابوامامہ خدا کی قسم اگر رشتہ داری کا پاس نہ ہوتا تو میں تمہارے ساتھ نہایت سختی کے ساتھ پیش آتا تمہیں کیونکر ہمارے محلہ میں علانیہ ایسے عقائد پھیلانے کی ہمت ہوئی جس کو ہم سخت ناپسند کرتے ہیں، حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے نرمی سے جواب دیا کہ پہلے ہماری باتیں سنو، اگر پسند آئیں تو قبول کرو ورنہ ہم خود تم سے کنارہ کش ہوجائیں گے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کو منظور کرلیا، تو انہوں نے ان کے سامنے بھی اس خوبی سے اسلام کا نقشہ پیش کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا چہرہ نورِ ایمان سے چمک اُٹھا، اسی وقت مسلمان ہوئے اور جوش میں بھرے ہوئے اپنے قبیلہ والوں کے پاس آئے اور بآبانگ بلند سوال کیا، اے بنی اشہل بتاؤ میں تمہارا کون ہوں؟ انہوں نے کہا تم ہمارے سردار اور ہم سب سے زیادہ عاقل اور عالی نسب ہو، بولے خدا کی قسم تمہارے مردوں اور تمہاری عورتوں سے گفتگو کرنا مجھ پر حرام ہے جب تک تم خدا اور اس کے رسول پر ایمان نہ لاؤ۔ اس طرح عبدالاشہل کا تمام قبیلہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما کے اثر سے اسلام کا حلقہ بگوش ہوگیا۔ [7] حضرت مصعب رضی اللہ عنہ ایک عرصہ تک حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے مہمان رہے ؛لیکن جب بنی نجار نے ان پر تشدد شروع کیا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما کے مکان پر اُٹھ آئے اور یہیں سے اسلام کی روشنی پھیلاتے رہے، یہاں تک کہ خطمہ، وائل اور واقف کے چند مکانات کے سوا عوالی اور مدینہ کے تمام گھر روشن ہوگئے۔ (سیرت ابن ہشام جلد ۱ :۱۳۹، وخلاصہ الوفاء :۶۱)

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 5: جنات کے حلقہ بگوش اسلام ہونے کا واقعہ کتبِ سیرت سے پڑھ کر کلاس میں بیان کیجئے اور بتائیے کہ ایسے واقعات کتنی دفعہ ہوئے؟

جواب___ یہ واقعہ ایک سے زائد مرتبہ واقع ہوا ہے بخاری اور مسلم نے عبداللہ بن عباس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اپنے چند صحابہ کے ساتھ بازار عکاظ تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں نخلہ کے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے صبح کی نماز پڑھائی۔ اس وقت جنوں کا ایک گروہ ادھر سے گزر رہا تھا۔ تلاوت کی آواز سن کر وہ ٹھہر گیا اور غور سے قرآن سنتا رہا۔ شدید متاثر ہونے کی وجہ سے اسلام لے آیا۔ لیکن اس کی ملاقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہوئی۔ وہ لوگ اپنے طور پر ایمان لائے اور پھر اپنی قوم میں جا کر اس واقعہ کے حوالے سے انہوں نے ایمان کی دعوت دی۔ اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا ہے جب جنات نے محسوس کیا کہ ان کی بعض آزادیوں پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ پہلے جنات کا معمول یہ تھا کہ وہ آسمان کی طرف پرواز کرتے اور کوشش کرتے تھے کہ عالم بالا کی خبریں معلوم کریں۔ فرشتوں کی باہم گفتگو سے کسی بات کی خبر ہوجاتی تو وہ اضافوں کے ساتھ کاہنوں کو بتاتے تھے اور ان اطلاعات پر کاہنوں کا کاروبار چلتا تھا۔ اچانک انہیں محسوس ہوا کہ ہر طرف فرشتوں کے سخت پہرے لگ گئے ہیں اور شہابوں کی بارش ہو رہی ہے۔ وہ اوپر جانے کی کوشش کرتے ہیں تو فرشتوں کے پہروں کی وجہ سے اوپر جانے سے روک دیے جاتے ہیں اور اگر چوری چھپے کسی طرف سے نکلنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ان پر شہابیے برستے ہیں۔ اس سے انھیں اندازہ ہوا کہ زمین میں ایسا کوئی واقعہ پیش آیا ہے یا آنے والا ہے جس کے لیے یہ سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ چنانچہ اس کی تحقیق کے لیے زمین کے مشرق اور مغرب اور ہر طرف جنات کے وفود بھیجے گئے کہ وہ حقیقت کا سراغ لگانے کی کوشش کریں۔ اسی کوشش میں وہ مقامِ نخلہ پر بھی پہنچے اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ صبح کی نماز جماعت سے ادا کر رہے تھے۔ جنات کے اس وفد نے جب قرآن کریم سنا تو قسمیں کھا کر کہنے لگے کہ واللہ یہی کلام ہے جو ہماری اور آسمانی خبروں کے درمیان میں حائل اور مانع بنا ہے۔

سوال نمبر 6: انسانی تجسس کے دعوت محمدیہ پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟ اور ایک مبلغ کے لیے انسانی تجسس کس قدر مفید یا نقصان دہ ہو سکتا ہے؟ جائزہ لیجئے۔

جواب___ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دین اسلام کی دعوت دی تو کچھ عرباء یعنی عرب لوگ آپ کے پیچھے پڑ گئے اور طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Scanned with CamScanner

کے شب و روز کو جانچتے اس طرح اس سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی پریشانی کا سامنا ہوا، داعی کو چاہیے کہ وہ تجسس کا شکار نہ ہو سے مدعو غلط نتیجہ اخذ کر سکتا ہے بھائی کو احتیاط رکھنی چاہیے اور بغیر کسی تجسس میں مبتلا ہوئے دعوت دین کی طرف ہی توجہ دے

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 103

سوال نمبر 1: شرعی احکام میں تدریج کے حوالے سے آپ نے کیا سیکھا ؟

جواب___ جس طرح شارع محترم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سلسلۂ دعوت دین میں اصول تدریج کی جلوہ گری نظر آتی ہے اسی طرح یہ اصول بعض احکام شرع کے نزول واجرامیں بھی جگمگاتا دکھائی دیتا ہے ، اسلام کی دعوت پر لبیک کہنے والوں کو یک بارگی تمام احکام شرع کا مکلف نہیں کیا گیا بلکہ ان کی نفسیات، فطری تقاضوں ، معاشرتی صورت حال اور مقاصد شرع کی بنیاد پر احکام نازل ہوتے رہے اور دین ان تمام مراحل سے گزر کر مکمل ہوا۔

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ تدریج کس طرح کے اعمال میں جاری ہوئی؟ تو غور و فکر کرنے اور نزول احکام کی مدت و زمانے کا جائزہ لینے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تدریج محض ایسے احکام کے نزول میں کار فرما ہی جو عبادات کے قبیل سے تھے تاکہ لوگوں کو آہستہ آہستہ ان کا عادی بنایا جائے مثلا نماز ، روزہ و غیرہ یا اس وقت کے لوگ ان اعمال کے اتنے عادی ہو چکے تھے کہ ان کے لیے ایک دم اپنی عادت کو ترک کر دینا خاصا مشکل معاملہ تھا مثلاً شراب کی عادت ، لہذا آہستہ آہستہ ان کی وہ بری عادات ترک کروائی گئیں۔ ان کے علاوہ ضروریات دین جو از قبیل عقائد ہیں ان میں تدریج واقع نہیں ہوئی بلکہ ابتدائی دعوت ہی ان بنیادی عقائد و نظریات کو قبول کرنے کے لیے تھی مثلاً اللہ تعالی کو وحدہ لاشریک اور مستحق عبادت تسلیم کر نا مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان لانا اور نبی کی نبوت پر ایمان لاناد غیر و۔ اسی طرح دو امور جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے ان کے لیے بیک وقت حکم نازل ہوا کہ یہ کام کرنا ہے اور یہ کام نہیں کر نا مثلا صلہ رحمی کا حکم بیک وقت نازل ہوا، نیز زنا، چوری ، ڈکیتی اور اولاد کے قتل وغیرہ سے یک بارگی منع کر دیا گیاوغیرہ۔

سوال نمبر 2: نماز اور روزے کی فرضیت و ادائیگی میں تدریجی مراحل کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیئے۔

جواب___ کتاب میں موجود ۔ص:104 تا 106

Scanned with CamScanner

سوال نمبر3: شرعی احکام سے دور مسلمان کی تربیت کے لئے آپ کی کیا حکمت عملی ہو گی؟ استاذ محترم سے اظہار خیال کیجئے

جواب کتاب میں موجود ۔ص:87/88

سوال نمبر4: شراب کی حرمت کے تناظر میں بتائے گناہوں میں مبتلا مسلمانوں کی تربیت کے لیے کیا حکمتِ عملی ہونی چاہیے؟

جواب___ شفقت و نرمی اور تدریجی امور کو مد نظر رکھتے ہوئے ابتداء گناہوں کے نقصانات کا تجزیہ پیش کیا جائے کہ گناہ کرنے سے بظاہر تو طبیعت میں سرور کی سی کیفیت پیدا ہوتی ہے لیکن ہمارے پیدائش کا جو اصل مقصد عبودیت ہم سے فوت ہوتا چلا جا رہا ہے

گناہ کے ظاہری و باطنی نقصانات :-

1_بے روزگاری 2_دل پر نصیحت کا موثر نہ ہونا 3_ 4_ گھریلو جھگڑے 5_ سر تا پا ٹینشن 6_بلاؤں کا ہجوم 7_اچانک لاعلاج بیماری میں مبتلا ہونا 8_ نعمتوں کا چھن جانا 9_لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہونا

سوال نمبر5: حقوق العباد کے حوالے سے اسلامی نقطہ نظر کا جائزہ لیجیے

جواب___ حقوق العباد کا معنی ومفہوم حقوق جمع ہے حق کی، جس کے معنی ہیں:فرد یا جماعت کا ضروری حصہ ۔(المعجم الوسیط:188)

جبکہ حقوق العباد کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ تمام کام جو بندوں کو ایک دوسرے کے لئے کرنے ضروری ہیں۔ ان کا تعلق چونکہ بندے سے ہے اس لئے ان کی حق تلفی کی صورت میں اللہ عزوجل نے یہی ضابطہ مقرر فرمایا ہے کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوں گے۔ (فتاوی رضویہ، 459 / 24 تا 460 ملخصا)

حقوق العباد کی اہمیت حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی در حقیقت راہ نجات ہے۔ اللہ علہ جل نے کئی مقامات پر حقوق العباد کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے، ایک جگہ فرمایا: و واتذا القربٰی حقہ والمسکین وابن السبیل 6 (پ15،بنی اسرائیل: 26)

ترجمہ کنزالایمان: اور رشتہ داروں کو ان کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو۔ حقوق العباد ادا کرنا اللہ ملا جلا کے نیک اور صالح بندوں کی صفت ہے۔کامل مسلمان ہمیشہ دوسروں کے حقوق دبانے یا انہیں تلف کرنے سے بچتا ہے۔

Scanned with CamScanner

تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے: مسلمان کی سب چیزیں (دوسرے) مسلمان پر حرام ہیں، اس کا مال، اس کی آبرو اور اس کا خون۔

(ابوداؤد، 354/4، حدیث:4882)

حقوق العباد کی ادائیگی میں غفلت برتنے سے معاشرے کا امن و سکون برباد ہو جاتا ہے۔ ہر کسی کا حق اس دنیا میں ہی ادا کرنا آخرت میں ادا کرنے کی نسبت بہت آسان ہے کیونکہ اگر حقوق معاف کروائے بغیر اس دنیا سے چلے گئے تو ایک روپیہ دبانے، کسی کو ایک ہی گالی بکنے، محض ایک بار کے گھورنے، جھڑکنے اور الجھنے کے سبب ساری زندگی کی نیکیوں سے ہاتھ دھونے پڑ سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ صاحب حق کے گناہ بھی سر ڈالے جاسکتے ہیں جیسا کہ فرمان مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم ہے: جس کے ذمے اپنے بھائی کی عزت یا کسی اور شے کے معاملے میں ظلم ہو، اسے لازم ہے کہ (قیامت کا دن آنے سے پہلے یہیں دنیا میں اس سے معافی مانگ لے، کیونکہ وہاں (یعنی روز محشر اس کے پاس) نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم، اگر اس کے پاس کچھ نیکیاں ہوں گی، تو بقدر اس کے حق کے، اس سے لے کر اسے دی جائیں گی، اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو اس مظلوم کے گناہ اس ظالم پر رکھے جائیں گے۔(بخاری، 128 / 2، حدیث:2449) (ماہنامہ فیضان مدینہ جولائی 2017)

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 113

سوال نمبر1: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم و تربیت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کیا مقام و مرتبہ ملا؟ چند لفظوں میں بتایئے

جواب___ انبیائے کرام علیہم السّلام کے بعد تمام انسانوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے لائق ہیں یہ وہ مقدّس ومبارک ہستیاں ہیں جنھوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا، دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے اور تَن مَن دَھن سے اسلام کے آفاقی اور ابدی پیغام کو دنیا کے ایک ایک گوشے میں پہنچانے کے لئے کمر بستہ ہوگئے۔تاریخ گواہ ہے کہ ان مبارک ہستیوں نے قرآن وحدیث کی تعلیمات کو عام کرنے اور پرچم اسلام کی سربلندی کے لئے ایسی بے مثال قربانیاں دی ہیں کہ آج کے

دور میں جن کا تصوّر بھی مشکل ہے۔ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے روئے زیبا کی زیارت وہ عظیم سعادت ہے کہ دنیا جہاں کی کوئی نعمت اس کے برابر نہیں ہو سکتی اور صحابۂ کرام تو وہ ہیں کہ شب وروز آپ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی زیارت اور آپ کی صحبتِ فیض سے مستفیض ہوتے رہے قرآن ودین کو حضور صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مبارک زبان سے سنا۔ آیاتِ قرآنیہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم امتِ مسلمہ میں افضل اور برتر ہیں، اللہ پاک نے ان کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی صحبت، نصرت اور اِعانت کے لئے منتخب فرمایا، ان نفوسِ قدسیہ کی فضیلت ومدح میں قرآنِ پاک میں جابجا آیاتِ مبارکہ وارد ہیں جن میں ان کے حسنِ عمل، حسنِ اخلاق اور حسنِ ایمان کا تذکرہ ہے اور انہیں دنیا ہی میں مغفرت اور انعاماتِ اُخروی کا مژدہ سنا دیا گیاہے۔ جن کے اوصافِ حمیدہ کی خود اللہ پاک تعریف فرمائے ان کی عظمت اور رفعت کا اندازہ کون لگا سکتاہے۔ ان پاک ہستیوں کے بارے میں قرآنِ پاک کی کچھ آیات درج ذیل ہیں: اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌۚ

تَرجَمۂ کنزالایمان: یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لیے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

کتبِ احادیث بھی فضائلِ صحابہ کے ذکر سے مالا مال ہیں چنانچہ، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو کہ وہ تمہارے نیک ترین لوگ ہیں۔([iii]) ایک حدیثِ پاک میں ہے میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کروگے ہدایت پاجاؤ گے

سوال نمبر2: بیعت اعرابی کا پس منظر احادیث کی روشنی میں بیان کیجیئے۔

جواب___ جیسا کہ علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اَنَّ اللّٰہَ عَلَّمَہٗ جَمِیْعَ اللُّغَاتِ. فَکَانَ یُخَاطِبُ کُلَّ قَوْمٍ بِلُغَتِھِم یعنی اللہپاک نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو تمام زبانیں سکھا دی تھیں اور آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم ہر قوم سے اُسی کی زَبان میں کلام فرمایا کرتے تھے۔ (حاشیۃ الصاوی، پ13، ابراھیم، تحت الآیۃ: 4، ج 3، ص1014) شارحِ بُخاری امام احمد بن محمد قسطلانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے بھی اس بات کو کچھ لفظی اختلاف کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ (مواہبِ لدنیہ، ج2، ص53)

جب کبھی کوئی ایسا اجنبی آتا جس کی زبان کوئی نہ سمجھ سکتا تو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نہ صرف اس کی بات سمجھتے بلکہ اسی زبان میں جواب بھی ارشاد فرماتے۔ رسولِ عربی کا عجمی زبان میں جوابایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے پاس مسجدِ حرام میں ایک عجمی وفد پہنچا۔ ان میں سے کوئی بھی نبیِّ پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو نہیں جانتا تھا۔ ان میں سے ایک شخص نے اپنی زَبان میں کہا: من ابون اسیر ان یعنی تم میں اللہ کے رسول کون ہیں؟ حاضرین میں سے کوئی بھی ان کی بات نہ سمجھ سکا۔ نبیِّ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: ”اشکد“ اور ”یعنی یہاں میرے پاس آگے آجاؤ، وہ قریب آگئے اور گفتگو کرنے لگے، آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم انہیں ان کی زَبان میں جواب دیتے رہے، آخرکار انہوں نے اسلام قبول کیا، آپ سے بیعت کی اور پھر اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے۔ (نسیم الریاض، ج2، ص134)

مُفَسِّرِ شہیر حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم قدرتی طور پر تمام زَبانیں جانتے ہیں جب حضور جانوروں، پتھّروں، کنکروں کی بولیاں سمجھتے ہیں تو انسانوں کی بولی کیوں نہ سمجھیں گے۔

(مراٰۃ المناجیح، ج 6، ص335) (ربیع الاول 1440 ھ | نومبر/دسمبر 2018ء)

سوال نمبر3: بارگاہ رسالت میں آنے والے مسلمان وفود کی فہرست مرتب کیجئے اور مدینہ میں ان کی نقل و حرکت تلاش کیجئے

Scanned with CamScanner

جواب__ 1_وفد ثقیف 2_وفد کندہ 3_وفد بنی اشعر 4_وفد بنی اسد 5_وفد فزارہ 6_وفد بنی مری 7_وفد بنی البلاء 8_وفد بنی کنانہ 9_وفد بنی ہلال 10_وفد ضمام بن ثعلبہ 11_وفد بلی 12_وفد تجیب 13_وفد مزینہ 14_وفد دوس 15_وفد بنی عبس 16_وفد دارم 17_وفد غامد 18_وفد نجران (سیرت مصطفی ص،506)

سوال نمبر4: شراب کے برتنوں کی وقتی ممانعت اور پھر اس کے منسوخ ہوجانے پر آپ نے کیا غور کیا؟

جواب__ اس دور میں یہ برتن شراب پینے کے لیے استعمال ہوتے تھے، چونکہ اس وقت شراب نئی نئی حرام ہوئی تھی، اگر یہ برتن استعمال ہوتے رہتے تو ممکن تھا کہ انہیں چھوٹی ہوئی شراب پھر یاد آجاتی، اس لئے ان برتنوں کا استعمال بھی حرام کر دیا گیا، پھر کچھ عرصہ بعد یہ حرمت منسوخ ہو گئی

مشقی و عملی سوالات و جوابات صفحہ نمبر 116

سوال نمبر1: اصحاب صفہ کی فہرست مرتب کیجئے اور معلم صحابہ کرام کے اسماء تلاش کیجئے۔

جواب__ 1_عرض بن ساریہ 2_واثلہ ابن الاسقع 3_عقبہ بن عامر 4_حضرت جرہد 5_حضرت غریف ابن دیلمی 6_حضرت عبداللہ ابن مغفل 7_حضرت ابن قیس غفاری 8_حضرت نواس بن سمعان 9_حضرت ابو امامہ 10_حضرت ابوہریرہ 11_حضرت ابوذر غفاری 12_عمار ابن یاسر 13_سلمان فارسی 14_صہیب 15_بلال 16_ابو سعید خدری 17_حذیفہ ابن یمان 18_خباب بن ارت 19_بشیر بن خصاصہ 20_ابو موہبہ 21_ابودرداء 22_ربیعہ ابن کعب 23_سالم ابن عبید (مرآۃ المناجیح مختلف مقامات سے)

سوال نمبر2: زمانے نبوی میں خواتین کی تعلیم کا کیا انداز تھا؟

جواب کتاب میں موجود۔ص:115

سوال نمبر3: مدنی دور میں بیعت ہجرت کیوں لی جاتی تھی اور پھر منسوخ کیوں کر دی گئی؟

جواب کتاب میں موجود۔ص: 114 پہلا حاشیہ

Scanned with CamScanner

سوال نمبر4: اپنے دور کے تعلیمی تقاضوں کا جائزہ لیجئے اور بتائیے آپ اس میں کس حد تک اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

جواب___ دور حاضر میں تعلیم مع تربیت کی بہت حاجت ہے اور جہاں تک تعلیم کی بات ہے تو یہ ساری زندگی بھی حاصل کریں تو کم ہے لیکن اتنی تعلیم کے جس سے بندہ باشعور اور معاشرے میں مہذب جانا جاتا ہے ضروری ہے ہم اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں جہاں کوتاہیاں ہیں ان کو دور کر سکتے ہیں اسلامیات کو بہترین انداز میں پڑھا سکتے ہیں طلباء کو اچھے ارادے اور نیک عزم پر گامزن کر سکتے ہیں

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 123

سوال نمبر1: خطبۃ الوداع کی روشنی میں امت محمدیہ کی ذمہ داریاں بیان کریں۔

جواب___ آپ کے اس خطبے کے چند ارشادات یہ ہیں : * تمہارا رب ایک ہے اور بے شک تمہارے باپ (حضرتِ آدم علیہ السّلام)ایک ہیں۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر ، کسی سرخ کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی سرخ پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقویٰ کے سبب سے۔ * تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے ، خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے اِنتقام میرے پاؤں تلے ہیں۔ * اے لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ * کسی کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے ، مگر وہ کہ جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی سے دے۔ اے لوگو! خود پر اور ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ * تمہارا خون اور تمہارا مال تم پر تاقیامت اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارا یہ دن ، تمہارا یہ مہینہ ، تمہارا یہ شہر محترم ہے۔ * اے لوگو! خواتین سے بہتر سلوک کرو! کیونکہ وہ تمہارے تابع ہیں ، اور خود سے کچھ نہیں کر سکتیں۔ * پھر فرمایا : تم سے رب کریم میرے بارے میں پوچھے گا تو تم کیا کہو گے؟ صحابۂ کرام نے عرض کیا : آپ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور رسالت کا حق ادا کر دیا ، اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے آسمان کی طرف انگلی

اٹھائی اور تین بار فرمایا : اے اللہ! تو گواہ رہنا۔ اس کے بعد وحی کے ذریعے تکمیل دین کی سند عطا فرمائی گئی اور پھر اپنے حج کی تکمیل فرمائی۔ (آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سیرت ص:6)

سوال نمبر2: عہدِ صدیقی میں تعلیم قرآن کے فروغ کا باقاعدہ نظام نہ بن سکا! اسباب و وجوہات کیا تھیں؟ مع دلائل بیان کریں

جواب___ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں جہاں قرآن کریم کی حفاظت کے اقدامات اٹھائے گئے وہیں تعلیم قرآن کو عام کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر کوششیں بھی کی گئیں،البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری وفات کے بعد کئی فتنوں اور دشمنانِ دینِ ملت نے سر اٹھایا لہذا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت مختصر ہونے کی وجہ سے ان فتنوں کی سرکوبی میں ہی گزر گیا جمع قرآن کے بعد تعلیم قرآن کی طرف توجہ نہ دی جاسکی لیکن حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وسیع پیمانے پر تعلیمی قرآن کا اہتمام ہوا

سوال نمبر3: جمعِ قرآن کے ادوار بیان کریں اور بتائیں جامع قرآن کس صحابی کا لقب ہے اور کیوں ہے؟

جواب___ اصلا جمع قرآن کے تین ادوار ہیں ۔۔ 1_ پہلا دور: عہد نبوی میں جمع قرآن: سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفاظت قرآن کے لئے دو ہدایات دیں: ا۔ اسے حفظ کیا جائے۔ ۲۔ اس کو لکھا جائے 2_ خلافت صدیقی 3_ خلافتِ عثمانیہ

جامعُ القرآن: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کاایک لقب ''جامعُ القرآن'' بھی ہے۔اَمیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا اَبُوبکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے عہد میں اَمیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کے مشورے سے مُتفرِّق مقامات سے قرآنِ پاک کے تمام صَحائِف جَمع کرلیے تھے، مگر اس میں تین(3) کام باقی تھے، جَمع کیے گئے صحائف کو ایک مُصْحَف میں نَقل کرنا، پھر اس ایک مُصْحَف کے مُختلف نُسخے اسلامی ممالک کے بڑے بڑے شہروں میں تقسیم کرنا اور سب کو لہجہ قُریش پر پڑھنے کا حکم دینا۔ یہ تینوں کام اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اَمیرُالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے لیے اور قرآنِ عظیم کا جَمع کرنا وعدۂ الٰہیّہ کے مطابِق تام وکامل(مکمل) ہوا ،اس لیے اَمیرُالمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کو ''جامعُ القرآن'' کہتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج۲۶، ص۴۵۲، فیضان صدیق اکبر، ص۴۱۹، ملخصا)

Scanned with CamScanner

سوال نمبر4: امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ریاستی عہدوں کی تقرری میں کس چیز کو پیش نظر رکھا؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:120

سوال نمبر5: حضرت عمر نے کن صورتوں کا سیکھنا لازمی قرار دیا اور اس کی کیا وجہ ہے

جواب کتاب میں موجود ۔ص: 122

سوال نمبر6: اشاعت قرآن کے لیے کون کون سے اسباب مفید ہیں؟ فہرست مرتب کیجئے اور اپنی حکمت عملی استاد محترم کو بتائیے

جواب___ اشاعت قرآن کے اسباب 1_ مدارس کی طرف گامزن کیا جائے 2_ نئے نئے دینی ادارے کھولے جائیں 3_ اہمیت قرآن اور قرآن میں ہر چیز کا بیان ایسے موضوعات پر بیان کیا جائے 4_ والدین کو اور ہمارے بڑے حضرات کو اس کی قدر و اہمیت کا پتا دیا جائے تاکہ وہ اس کو گھروں میں عام کریں 5_ مدرسۃ المدینہ بالغان کی ترکیب 6_ آن لائن قرآن پڑھایا جائے

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 127

سوال نمبر1: صحابہ کرام علیہم الرضوان کے انداز دعوت پر معترضین کا جواب دیجیے۔

جواب___ اعتراض: صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کیا اس پر معترضین کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ مال کے لیے کیا گیا، نعوذباللہ صحابہ کرام علیہم الرضوان مال و منصب کی لالچ میں تھے ۔

جواب _ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم مال کی لالچ میں آیا کرتے تو کبھی اسلام کو بلندی نہ ملتی اور اتنے مصائب صحابہ کرام کو پہنچے حالانکہ اتنی اذیتیں کون برداشت کرتا ہے یہ سب انکے اخلاص کا فیضان تھا جو انہیں ملا اور ان کے پیش نظر تو وہ جنت تھی جس کی نعمتیں ابدی ہیں دنیا کیا انہیں اپنی طرف متوجہ کرے گی

سوال نمبر2: نیکی کی دعوت دیتے ہوئے نفسیات کا لحاظ رکھنا کس قدر ضروری ہے مثال کے ذریعے واضح کیجئے؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:124

Scanned with CamScanner

سوال نمبر3: صحابہ کرام علیہم الرضوان کے انداز دعوت میں نفسیات کے پہلو پر بحث کیجئے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:125

سوال نمبر4: نیکی کی دعوت میں نرم لہجہ اور شائستگی کی اہمیت پر ہم درجہ طلباء کے ساتھ اظہار خیال کیجئے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:125

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 135

سوال نمبر1: تجدید دین میں کیا حکمت پوشیدہ ہے؟ غور و فکر کے بعد بیان کیجیے۔

جواب___ جب دین کے معاملات میں لوگ تساھل کا شکار ہو جاتے ہیں اور احکام من و عن بجا نہیں لاتے، فرائض میں سستی اور واجبات کو ترک کیا جارہا ہوتا ہے سنتوں کو پس پشت کیا جا رہا ہوتا ہے اس وقت من جانب اللہ مجدد آتا ہے جو تجدید دین کرتا ہے

سوال نمبر2: مجددین کی عقائد و نظریات کی تجدید کے لئے تحریری سرگرمیوں کو مثالوں سے واضح کیجئے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:131

سوال نمبر3: تحریر و تقریر اصلاح معاشرہ کے لئے کس قدر مفید ہے بیان کیجیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:31/32

سوال نمبر4:عقائد و نظریات کی تجدید کے لئے مجددین کی خدمات پر تبصرہ کیجئے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:129

سوال نمبر5:امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تجدیدی خدمات کا جائزہ پیش کیجئے

جواب کتاب میں موجود ۔ص:131

Scanned with CamScanner

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 154

سوال نمبر 1
تحریر کے مقاصد بیان کیجیے اور اس کے مثبت نتائج کا چارٹ بنائیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:138

سوال نمبر 2: نووارد لکھاری موضوع کے انتخاب میں الجھن کا شکار کیوں ہو جاتے ہیں ؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:138/139

سوال نمبر 3: موضوع اور مرکزی خیال کا باہمی کیا ربط ہے؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:139
موضوع کی تعریف کی وضاحت

سوال نمبر 4: انتخابِ موضوع کے بیان کردہ ذرائع میں مزید اضافہ کیجیے اور اس کی وضاحت دیجیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:138 تا 143

سوال نمبر 5: انتخاب موضوع کے کتنے اور کون کون سے اصول بتائے گئے ہیں ؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:143/144

سوال نمبر 6: بزرگان دین کی تحریر کے مقاصد کیا تھے؟ بیان کردہ مثالوں کے علاوہ بیان کیجیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:145

سوال نمبر 7: اسلوب تحریر کی تشکیل کا طریقہ بتائیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:150

سوال نمبر 8: اسلوب تحریر کی بہتری میں مصنف کی انفرادیت کا کیا کردار ہے؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:151

سوال نمبر 9: عمدہ اسلوب کے لیے الفاظ و خیال کیا حیثیت رکھتے ہیں ؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:153

سوال نمبر 10: طویل کتاب کو مختصر کرنے کی کوئی پانچ مثالیں مصنفین کے ناموں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

Scanned with CamScanner

جواب___1_امام برھان الدین ابو الحسن علی بن ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الہدایہ اور اکا اختصار کفایۃ المنتھی 2_ علامہ سعد الدین تفتازانی کی کتاب مطول اور اسکا اختصار مختصر المعانی 3_ امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تھذیب التھذیب / تقریب الذھب 4_ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب منہاج العابدین / اور اسکا استاذ اعلی حضرت علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی کی کتاب مختصر منہاج العابدین 5_ نور الدین علی بن احمد سمہودی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اقتفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ اور اسکا اختصار وفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ

سوال نمبر11: اس فصل سے آپ نے کیا سیکھا 12 لائنوں میں تحریر کیجیے۔

جواب___ تحریر کو اچھا اور کامیاب بنانے کیلئے چار باتوں کا لحاظ ضروری ہے 1_ مقصد 2_ انتخاب موضوع 3_ قارئین کا تعین 4_ اسلوبِ تحریر

تحریر کی سات اغراض 1_ نئی کتاب تحریر کرنا 2_ نامکمل کتاب کو مکمل کرنا 3_ مشکل کتاب کی شرح کرنا 4_ طویل کتاب کو مختصر کرنا 5_ کسی ایک مسئلہ پر مواد جمع کر کے کتاب مرتب کرنا 6_ بکھرے ہوئے مواد کو ترتیب دے کر کتاب تحریر کرنا 7_ کسی کتاب میں مصنف سے تسامحات ہوئے ہوں تو انکی نشاندہی کرنا۔ تصنیف و تالیف میں فرق

سوال نمبر 12: فصل میں آنے والے اپنے پسندیدہ الفاظ، جملے، تراکیب اور محاورے الگ صفحے پر نوٹ کیجیے۔

جواب___ الفاظ: شاہ کار منصہ شہود ،

جملے: کو بھی کام کرنے کے لیے صلاحیت کے ساتھ ساتھ اس کام میں دلچسپی ہونا بے حد ضروری ہے کہ اس پر کامیابی کا مدار ہے

تراکیب: تحریر کیلئے موضوع کا انتخاب ایسے ہی ضروری ہے جیسے عمارت کے لیے زمین

سوال نمبر13: موضوع منتخب کرنے کے اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے 10 موضوعات کی فہرست مرتب کیجئے اور کسی ایک کا بنیادی خاکہ بنائیے۔

جواب ___ کتاب میں موجود ۔ص:139

Scanned with CamScanner

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 166

سوال نمبر1: ذخیرہ الفاظ کے لیے کون سا طریقہ سب سے زیادہ موزوں ہے ؟ سبب ترجیح کے ساتھ بیان کیجیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:155

سوال نمبر2: دوران تحریر اصطلاح کی وضاحت کس طرح کی جاسکتی ہے ؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:158

سوال نمبر3: جملوں کی طوالت و اختصار کے حوالے سے آپ کیا جانتے ہیں ؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:158

سوال نمبر4: علمائے دین کے کتب ورسائل سے کوئی ایسی عبارت پیش کیجے جو ظرافت پر مشتمل ہو۔

سوال نمبر5: تحریر کے آغاز و اختتام کی کیفیت کے حوالے سے اپنا عندیہ دیجیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:164

سوال نمبر6: ذیلی سرخیاں شامل کرنے کا بنیادی اصول بیان کیجیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:165

سوال نمبر7: فصل میں آنے والے اپنے پسندیدہ الفاظ،جملے،تراکیب اور محاورے الگ صفحے پر نوٹ کیجیے۔

جواب___ الفاظ : ناموس ، رائج الوقت ، بھونڈی تشبیہات ، جملے : تحریر کا آغاز لکھنے سے نہیں پڑھنے سے ہوتا ہے ، اختتام لکھنے سے پہلے آغاز کی تخلیق لازم ہے تراکیب : ذخیرہ الفاظ کے بغیر تحریر کی کوشش بالکل ایسے ہے جیسے بغیر انجن، بغیر بادبان یا بغیر جپوؤں کے کشتی چلانا محاورے : اس سے فرق نہیں پڑتا بلی کالی ہے یا سفید، دیکھنا یہ ہے چوہا پکڑسکتی ہے یا نہیں ، کوزے میں دریا بند

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 8: درج ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر طبع آزمائی کیجیے :

الف-شب ولادت مصطفٰے کے واقعات کو منظر نگاری کی صورت میں بیان کیجیے۔

جواب___ زمانۂ جاہلیت کی تاریکیاں

اللہ پاک کی عبادت اور اطاعت انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد ہے۔ دنیا کی چکاچوند اور نفس و شیطان کے ورغلانے سے یہ مقصد نگاہوں سے اوجھل ہوجاتا ہے۔ اس مقصد کو یاد دلانے اور انسان کو سیدھی راہ پر چلانے کیلئے اللہ کریم نے مختلف زمانوں میں کئی انبیائے کرام بھیجے۔ انبیائے کرام انسان کو اس کے مقصدِ حقیقی کی پہچان کرواتے اور اس کی ہدایت و رہنمائی فرماتے۔ یہ انبیا مختلف زمانوں میں مخصوص قوموں اور ملکوں کی طرف بھیجے گئے۔

سب سے آخر میں اللہ کریم نے اپنے پیارے حبیب ، جنابِ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو قیامت تک کیلئے تمام کائنات کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ آپ کی آمد سے پہلے گزشتہ انبیائے کرام کی تعلیمات بھلا دی گئیں تھیں ، دنیا جہالت کے اندھیروں میں بھٹک رہی تھی ، کئی برائیوں نے دنیا کے سارے معاشروں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔

بالخصوص عرب سرزمین تو بدترین بدحالی کا شکار تھی۔ ظلم و زیادتی ، فحاشی و عریانی ، لڑائی جھگڑا ، جوا اور شراب کی کثرت ، قتل و غارتگری ، جاہلانہ رسومات ، بت پرستی ، انانیت اور جہالت کے بادل ہر طرف تاریکی پھیلا رہے تھے۔

ایسے ماحول میں اللہ کے آخری نبی ، حضرتِ محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ آپ کی ولادت کے ساتھ ہی کچھ ایسے واقعات رونما ہوئے جو اس بات کی خوشخبری تھے کہ وہ زمانہ آ چکا ہے کہ جس میں اسلام کی روشنیاں کفر کی تاریکیوں کو مٹا دیں گی۔

نوشیرواں کے عالیشان محل کا پھٹنا اور اس کے چودہ کنگوروں کا گر جانا ، فارس کے آتش کدہ کی صدیوں سے روشن آگ کا یکدم بجھ جانا ، دریائے ساوہ کے موجیں مارتے پانی کا خشک ہو جانا ، یہ اور اس طرح کے کئی واقعات اس بات کی علامت تھے کہ اب عالم کا رنگ بدلا ہے اور نئی حکومت کا سکہ چلے گا۔

آئی نئی حکومت سکہ نیا چلے گا
عالم نے رنگ بدلا صُبحِ شبِ ولادت

Scanned with CamScanner

آمدِ مصطفےٰ ہوئی روشن زمانہ ہوگیا

ایسے ماحول میں حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے بظاہر سادہ سے مکان میں سعادتوں اور مسرتوں کا نور چمکا اور اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی۔ آپ کی ولادت سے صرف آپ کی والدہ ہی خوشیوں سے مسرور نہیں ہوئیں بلکہ تمام غمزدوں اور درد کے ماروں کے لبوں پر مسکراہٹیں پھیل گئیں۔ آپ عرب کے مشہور خاندان قریش کی شاخ بنو ہاشم سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کا خاندان تمام خاندانوں میں سب سے اعلیٰ ہے، خود اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے: اللہ پاک نے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی اولاد میں سے "کنانہ" کو برگزیدہ بنایا اور "کنانہ" میں سے "قُریش" کو چنا اور "قُریش" میں سے "بنو ہاشم" کو منتخب فرمایااور "بنو ہاشم" میں سے مجھ کو چن لیا۔ مشہور قول کے مطابق واقعۂ اصحابِ فیل کے 55دن کے بعد جب ربیع الاول کا مہینہ تھا، پیر کا دن تھا، صُبحِ صادق کی سُہانی گھڑی تھی، رات کی سیاہی چھٹ رہی تھی اور دن کا اجالا پھیلنے لگا تھا، 571 عیسوی کے اپریل کی 20 تاریخ تھی جب مکہ شریف میں اپنی والدہ کے گھر آپ کی ولادت ہوئی۔

پُرنور ہے زمانہ صُبحِ شبِ ولادت

پردہ اٹھا ہے کس کا صُبحِ شبِ ولادت

آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سیرت ص:1

Scanned with CamScanner

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 170

سوال نمبر1: پروف ریڈنگ کی اہمیت اور اس کے مقاصد بیان کیجیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:167

سوال نمبر2: پروف ریڈنگ کے لیے سبق میں موجود اہم مشورے تحریر کیجیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:168

سوال نمبر3: بیان کردہ اصولوں کی روشنی میں گزشتہ مشق میں لکھے گئے اپنے کسی مضمون کی مرحلہ وار پروف ریڈنگ کیجئے۔

ہر اک نے کتابی انداز میں کرنی ہے

سوال نمبر4: مضمون یا کتاب مرتب کرنے کے بعد مزید کیا کیا احتیاطیں کی جا سکتی ہے بیان کیجیے

اولا تو پروف ریڈنگ ضروری ہے اسی میں ہی چند صورتیں ہیں ۔اگر وہ مضمون یا کتاب عقائد کے موضوع پر ہو تو اسے تین بار پروف ریڈنگ کرنا ضروری ہے بعد از اسے کسی ماہر مفتی کی بارگاہ میں پیش کی جاسکتی ہے اور اگر کتاب فقہ کے موضوع پر ہو تو اسے مستند حوالے، بزرگوں کی عبارت سے واضح کردیا جائے۔ اور اگر کوئ کتاب فنون پر مشتمل ہو تو اسے فنونی قواعد کے اعتبار سے ہی پرکھا جائے اس طرح بھی کتاب مرتب کرنے کے بعد یہ احتیاطیں کی جاسکتی ہے

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 176

سوال نمبر1: اچھے برے خطیبوں کے معاشرے پر کیا اثرات ہوتے ہیں ؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:172 سے خلاصہ

سوال نمبر2: اصلاحی بیان کن کن مواقع پر کیا جاسکتا ہے ؟ کتاب میں مذکورہ مواقع کے علاوہ بتائیے۔

Scanned with CamScanner

جواب___ مقامی خلافِ شرع رسومات کا اعتبار کرتے ہوئے مثلاً جہاں شراب نوشی عام ہو تو وہاں خاتمہ شراب اصلاحی موضوع ہے۔جہاں بدمذہبی زہریلی سانپ کے زہر کی طرح پھیلتی جائے تو وہاں ان کا رد ہی اصلاحی موضوع ہے وغیر ذلک

سوال نمبر3: عام خطاب و بیان سے کیا مراد ہے ؟ اور خطیب و مبلغ کالب ولہجہ کیسا ہونا چاہیے؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:173/174

سوال نمبر4: بیان کے ذریعے لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب بپا کر دینے والی کوئی سی تین شخصیات کے نام بتائیں۔

جواب___ 1_امیر اہلسنت مولانا الیاس قادری 2_ حاجی عمران عطاری 3_ حاجی عبد الحبیب عطاری

سوال نمبر5: فصل میں آنے والے اپنے پسندیدہ الفاظ،جملے،تراکیب اور محاورے الگ صفحے پر نوٹ کیجیے۔

جواب___ الفاظ :- انقلاب اُمم ، شاہ کار کائنات ، حیاتِ جاودانی ، اکائیوں ، نشرِ مکرر ، قلعی ، گویالافانی ، سخن ہائے گفتنی جملے :- خلاقِ عالم کی وہ عظیم الشان تخلیق جس کو عرفِ عام میں "انسان" کہتے ہیں تراکیب :- جس طرح عقیق کو آدمی کی خوبصورت انگلیوں میں چمکتا نگینہ بننے کیلئے کٹائی، گھسائی اور قلعی ہونے کے مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے اسی طرح آدم زاد کے بھرے مجمع میں چمکنے کیلئے مبلغ کو ایک عرصے تک لرزتے دل، نظروں کے برستے تیر اور مذاق اڑاتے رویوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

محاورے:- برف پگھلنے سے پہلے خوب دھواں اٹھتا ہے لیکن جیسے جیسے پگھلنے کا عمل تیز ہوتا ہے اس دھوایں میں بھی کمی آنے لگتی ہے ، ایک مضبوط گرہ ہے جس کو کھولتے ہوئے انگلیاں جواب دینے لگتی ہیں ،

سوال نمبر6: کسی بھی محفل یا اجتماع میں پیش آنے والا اپنادلچسپ واقعہ بیان کیجیے۔

جواب___ ایک مقام پر بیان کرنے کا شرف ملا تو موبائل پر بیان کرنے شروع ہوا تو درمیانِ بیان کال آگئ اور پی ڈی ایف کی فائل ہٹ گئ وغیرہ کوئ بھی واقعہ دلچسپی ہو تو بیان فرمائیں

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 7: درس قرآن وحدیث کے فوائد ایک فہرست کی صورت میں بتائیے۔

جواب___ درس قرآن کے فوائد

1_سب سے بہتر انسان

ربّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:"خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ" تم میں سے بہتر وہ ہے، جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"

(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خَیْرُکُمْ مَنْ -- 3/410، حدیث5028)

اس حدیث پاک کے تحت حضرت علامہ مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"وہ مؤمنین میں سب سے فضیلت والا ہے۔

(مرقاۃ المناجیح، شرح مشکاۃ المصابیح، فضائل القرآن، ج4، ص 612، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

2_سب سے بہتر ثواب: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ نصیحت بنیاد ہے:" جس شخص نے قرآن مجید کی ایک آیت یا دین کی کوئی ایک سنّت سکھائی، قیامت کے دن اللہ پاک اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لئے بھی نہیں ہوگا۔

(جمع الجوامع ، قسم الاقوال، ج 7، ص209، حدیث 22454)

3_جنت کا ضامن: حضرت انس رضی للہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی للہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے قرآن پاک سیکھا اور سکھایا اور جہ کچھ قرآن پاک میں ہے اس پر عمل کیا قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنت مین لے جائے گا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ، ذکر من اسمہ عقیل، 4734 ، عقیل بن احمد بن محمد ، ج 4 ، ص 3)

4_قیامت تک کاثواب: "جس نے کتاب اللہ سے ایک آیت سکھائی یا علم کاایک باب سکھایاتواللہ عزوجل اس کے ثواب کوقیامت تک کے لئے جاری کر دے گا۔" (کنزالعمال کتاب العلم)

5_سکون نازل ہونا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'جو لوگ اللہ تعالی کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوتے ہیں اور وہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے اورایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں تو ان پر سکون نازل ہوتا ہے اوررحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالی ان کا ذکر فرشتوں میں فرماتاہے۔" (مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبہ الاستغفار)

Scanned with CamScanner

(درس حدیث کے فوائد) ایک مسلمان کی زندگی میں پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی بے انتہا اہمیت ہے کلام اللہ (قرآن مجید) کے بعد کلام رسول (حدیث شریف) کا ہی درجہ ہے ، کوئی بھی کلام اس سے بڑھ نہیں سکتا۔

حدیث مبارک ہی سے انسان کو معرفتِ الہی حاصل ہوتی ہے اور معرفتِ الہی ہی توحید کی اصل ہے، حدیث مبارک ہی مسلمان کو عبادت کا طریقہ سکھاتی ہیں اور عبادات کا شرعی مفہوم بھی احادیث سے ہی ملتا ہے حدیث مبارکہ زندگی کے ہر ہر شعبے میں رہنمائی فرماتی ہیں، خواہ وہ سیاسی شعبہ ہو یا کاروباری خواہ وہ سائنس ہو یا نجی زندگی، دینی معاملات ہوں یا دنیوی۔

ایک مسلمان کی زندگی میں جہاں قرآن کریم دماغ کی حیثیت رکھتا ہے تو وہیں حدیث شریف دل کی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ ان دونوں کے بغیر ہی انسان نامکمل ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا: وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ترجمہ کنزالایمان : اور انھیں پاک کرتا اور انھیں کتاب و حکمت سکھاتاہے (آل عمران آیت:۱۶۴)

پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی یہ تعلیمات حکمت سے بھرپور کلمات کے ذریعے امت تک پہنچ رہی ہیں اور زندگی کے ہر ہر موڑ پر اس کی رہنمائی کررہی ہیں۔ایک جگہ ارشاد فرمایا۔لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (الاحزاب :۲۱)

جب تک حدیث مبارک کو ہم نہ لیں گے اس وقت تک قرآن پاک کے اس فرمان پر ہم کیسے عمل کرسکیں گے ۔ جس اسوہ کی برکتیں صحابہ کرام نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر حاصل کیں اب وہی اسوہ ہمیں احادیث کے ذریعے سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ حدیثِ مبارک بے شمار فوائد کی حامل ہیں کیونکہ قرآن کریم میں اللہ پاک نے نماز،روزہ، زکوۃ اور حج وغیرہ کی ادائیگی کا محض حکم ارشاد فرمایا ، جب کہ ان کا طریقہ حدیث مبارک سے ہی ملتا ہے، نماز کی ہیئت ، حج کے ارکان روزہ کا اصل مفہوم حدیث مبارک سے ہی ملتا ہے، حدیث مبارک ہی مومن کے لئے مشعل راہ ہے اس کے بغیر نجات ناممکن ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر8: اپنے پسندیدہ تین مبلغین کے نام وجہ پسندیدگی کے ساتھ بتائیے۔
جواب___ 1_حاجی عمران عطاری اس وجہ سے کہ ان کے بیان میں اک طرح کا لطف و سرور ہوتا ہے ۔جس کے سامنے چٹان کی مثل دل بھی پگھلا شروع ہو جائے
2_حاجی عبد الحبیب عطاری کیونکہ انکی زبان میں اللہ پاک نے وہ تاثیر رکھی ہے اگر چاھیں تو اک خالی کاغذ کے ٹکڑے کو لاکھوں کروڑوں میں سیل فرمادیں ۔۔
3_محمد ثوبان عطاری اس وجہ سے کہ ان کے بیان میں اک طرح کی جدید معلومات ہوتی ہے جو علم میں اضافی کا سبب بنتی ہے

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 185

سوال نمبر1: مکتوبی بیان کے اصول و فوائد بتائیے۔
جواب کتاب میں موجود ۔ص:177
سوال نمبر2: حفظی بیان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟
جواب کتاب میں موجود ۔ص:180
سوال نمبر3: حفظی بیان کی ضرورت پیش آئی تو آپ کا لائحہ عمل کیا ہو گا؟
جواب کتاب میں موجود ۔ص:179
سوال نمبر4: اعدادی بیان کے لیے مقرر کو کن باتوں کالحاظ رکھنا ضروری ہے؟
جواب کتاب میں موجود ۔ص:181
سوال نمبر5: ارتجالی بیان کے حوالے سے سبق میں موجود ہدایات کا خلاصہ بیان کیجیے۔
جواب کتاب میں موجود ۔ص:184
سوال نمبر6: فصل میں آنے والے اپنے پسندیدہ الفاظ،جملے،تراکیب اور محاورے الگ صفحے پر نوٹ کیجیے۔

Scanned with CamScanner

جواب___ الفاظ : اسرار فطرت ، ٹامک ٹوئیاں ،
جملے : وقت سے پہلے بیان کے نکات ختم ہو جاتے ہیں
تراکیب : کبھی ہمارے لیے حروف ابجد کی پہچان اسی طرح مشکل تھی جتنی آج اسرار فطرت کے بعض گوشوں سے آگاہی حاصل کرنا اور فطرت سے آگے کے حقائق سے آگاہ ہونا مشکل ہے
محاورے : ہر تیر اک پہلے ڈوبتا رہا اور پھر سمندر کی موجوں پر جھولنا سیکھ گیا ، ہر سوار پہلے گرتا رہا اور ایک دن سواری اسکے قابو میں آگئ

سوال نمبر7: بیان کے چاروں طریقوں میں سے کسی بھی ایک طریقہ پر بیان تیار کر کے اپنے درجہ میں بیان کیجیے۔

جواب___ طریقے کتاب میں موجود

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 196

سوال نمبر1: عناصر بیان کتنے اور کون کون سے ہیں؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:186

سوال نمبر2: لوازماتِ بیان کتنے ہیں ؟ ان میں سے دو کی خوبصورت جملوں میں وضاحت کیجیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:187

سوال نمبر3: بیان میں پائی جانے والی خوبیوں کا جائزہ لیجیے اور اس فہرست کے علاوہ چند خامیوں کی مزید نشاندہی کیجئے ۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:189 بیان کی خوبیاں

جواب کتاب میں موجود ۔ص:192 بیان کی خامیاں

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 4: فصل میں آنے والے اپنے پسندیدہ الفاظ، جملے، تراکیب اور محاورے الگ صفحے پر نوٹ کیجیے۔

جواب___ الفاظ :- شیریں زبان ، فصیح البیان ، سلاست ، پروئے ہوئے ، گوٹا کناری ، شستہ ، انگ ، آبشار

جملے :- انسانی ذہن ایک گہری جھیل ہے

تراکیب :- جس طرح سمندر میں ہر چند گھنٹے بعد اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے اسی طرح بیان آواز میں بھی تبدیلی ہونی چاہیے ، کراہیت دلانے والے الفاظ اور دقیانوسی کلمات کا استعمال ، ترکیب عبارت کے اصولوں کی خلاف ورزی اور باسی خیالات پر مشتمل بیان ٹین ڈبے میں بجتے پتھروں کی آواز سے کم نہیں!

محاورے:- اس کے منہ سے الفاظ نہیں پھول جھڑتے ہیں , سانپ اپنی پٹاری سے باہر نکل کر زہر ضرور اگلے گا ،

سوال نمبر 5: کسی بھی اصلاحی موضوع پر مختلف نِکات اور اشعار تلاش کر کے 10 منٹ بیان کیجیے۔

جواب___ قتلِ ناحق کا عذاب اور مسلمان کو ناحق قتل کرنے کا وبال ایک انسان کا ناحق قتل پوری انسانیت کا قتل قرار دیاگیا ہے، اور ایک جان بچانے کو ساری انسانیت کو بچا لینے کے مترادف قرار دیاگیاہے! کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے ۔قران وحدیث میں اس گناہ پر بہت سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں ارشاد باری تعالی ہے: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (۹۳) (پ۵، النساء :۹۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کابدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے: مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا (پ٦، المائدۃ:٣٢)

Scanned with CamScanner

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جِلا لیا (بچایا) اس نے سب لوگوں کو جِلا لیا۔

قتل ناحق کی مذمت میں 3 روایات

(1) حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ بروزِ قیامت قاتل کو ہزار مرتبہ قتل کیا جائے گا۔ عاصم بن اَبِی النَّجُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا: "اے ابو زُرعہ ہزار مرتبہ؟" ابو زُرعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "جس آلہ سے اس نے قتل کیا اس کی ہزار ضربیں۔" (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفتن، باب من کرہ الخروج فی الفتنۃ و تعوذ عنھا، ۸/۶۴۴، حدیث: ۳۳۰)

(2) حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک ایک مومن کا قتل دنیا کے زوال سے بڑھ کر ہے۔ (ترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فی تشدید قتل مؤمن، ۳/۹۸، حدیث: ۱۴۰۰)

(3) حضرتِ سَیِّدُنا ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِّ حاشر، رسولِ صابر و شاکر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں ایک مومن کا قتل دنیا کے زوال سے بڑھ کر ہے۔

(شعب الایمان، باب فی تحریم النفوس والجنایات علیھا، ۴/۳۴۴، حدیث: ۵۳۴۱)

قاتل و مقتول دونوں جہنمی

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ نُفَیْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ۔ قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ إِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ۔

(بخاری، کتاب العلم، باب وان طائفتان من المؤمنین ... الخ، ۱/۲۳، حدیث: ۳۱)

ترجمہ: حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکرہ نُفَیع بن حارث ثُقَفِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جب دو مسلمان تلواریں لئے ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں تو قاتل و مقتول دونوں آگ میں ہیں۔"

Scanned with CamScanner

(راوی فرماتے ہیں) میں نے عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قاتل تو واقعی اس کا حق دار ہے مگر مقتول کا کیا قصور ہے؟" ارشاد فرمایا: "وہ بھی تو اپنے مُقابِل کو قتل کرنا چاہتا تھا۔"

قاتل ومقتول کب جہنمی ہونگے؟

حضرتِ سَیِّدُنامُلَّا عَلِی قَارِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی مرقاۃ شرحِ مِشکاۃ میں اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حرام فعل کا ارادہ کرنا ان افعال میں سے ہے جن پر مواخذہ ہے۔ اور یہ (قاتل ومقتول دونوں کے جہنمی ہونے کا حکم) اس وقت ہے جب دونوں ہی ایک دوسرے کے قتل کے ارادے سے حملہ آور ہوں۔ اگر ان میں سے ایک نے دِفاع کا ارادہ کیا اور اُس کی طرف سے پہل بھی نہ ہوئی مگر صرف دوسرے کے مارنے کی وجہ سے اس نے اس کو قتل کردیاتو اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا،کیونکہ اس کو(اپنی جان بچانے کی) شرعاًاجازت دی گئی ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الدیات، باب قتل اہل الردۃ، ۷/۱۰۴، تحت الحدیث:۳۵۳۸)

علامہ بَدرُالدِّین عَیْنِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ القاری میں فرماتے ہیں: علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ نے فرمایا کہ قاتل و مقتول دونوں آگ میں ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں آگ کے مستحق ہیں ،لیکن ان دونوں کا معاملہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے اگر وہ چاہے تو دونوں کو دَوزخ کا عذاب دے اور اگر چاہے تودونوں کو معاف فرما کر بالکل ہی عذاب نہ دے۔

(ملخصاً عمدۃ القاری، کتاب الفتن، باب اذا التقی المسلمان بسیفیھما، ۱۶/ ۳۲۸۔۳۲۹، تحت الحدیث:۷۰۸۳)

دنیا کی وجہ سے قتل

علامہ حافظ اِبنِ حَجَر عَسْقَلَانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فَتْحُ الْبَارِی میں فرماتے ہیں: علامہ بَزَّارعَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے اس حدیث پاک کی مراد بیان کرتے ہوئے فرمایا: یعنی جب تم دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے کو قتل کرو تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں اور اس کی تائید مسلم شریف کی اس حدیث سے ہوتی کہ "قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک لوگوں پر ایسا زمانہ نہ آجائے کہ قاتل کو معلوم نہ ہو کہ اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو یہ معلوم نہ ہو کہ اسے کیوں قتل کیا گیا ہے۔" عرض کی گئی کہ ایسا کیسے ہوگا؟ فرمایا کہ بکثرت خون ریزی ہوگی اور قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہونگے ۔

Scanned with CamScanner

عَلامہ قُرطُبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ جو لڑائی جہالت کی بنا پر دنیاوی غرض کے لئے ہو یا نفسانی خواہش کی پیروی میں ہو تو قاتل ومقتول دونوں جہنمی ہیں۔ (فتح الباری، کتاب الفتن، باب اذا التقی المسلمان بسیفیھما، ۱۴/۳۰، تحت الحدیث:۷۰۸۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں کہ: جب دو مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو ناحق قتل کرنے کے ارادے سے کسی بھی ہتھیار مثلاً تلوار، خنجر بندوق وغیرہ سے حملہ آور ہوں اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو قتل کردے تو قاتل و مقتول دونوں کی سزا جہنم ہے، قاتل تو ناحق قتل کرنے کی وجہ سے اور مقتول قتل کے پختہ ارادے کی وجہ سے کیونکہ اگر پہلے اس کا وار چل جاتا تو یہ اسے قتل کر دیتا، لہٰذا اسے بھی قتل ہی کا گناہ ملے گا، لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب دونوں باطل پر ہوں اگر کوئی ایک حق پر ہو تو صرف باطل والا ہی گناہ گار ہوگا، جیسے کوئی مسلمان اپنا مال، عزت یا جان بچانے کے لئے کسی چور، ڈاکو سے مزاحمت ومقابلہ کرتے ہوئے قتل ہوجائے تو چور، ڈاکو ہی جہنمی ہونگے جبکہ یہ قتل ہونے والا شہید کا مرتبہ پائے گا (ملخص از مراۃ المناجیح، ۵/۲۶۵)

اللہ تعالٰی نے قرآنِ حکیم میں جہاں بھی بڑے گناہوں کا ذکر فرمایا ھے وہاں شرک کے فوراً بعد قتلِ نفس کا ذکر ضرور کیا ہے۔ جہاں ہمیں شرک سے منع کیا گیا وہیں ناحق انسانی جان لینے کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے!!

ایک انسان کا ناحق قتل پوری انسانیت کا قتل قرار دیا گیا ہے، اور ایک جان بچانے کو ساری انسانیت کو بچا لینے کے مترادف قرار دیا گیاہے!!

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 213

سوال نمبر1: مبلغ کے لیے دینی معلومات میں سے کن کن چیزوں کا جاننا ضروری ہے؟ اپنا جائزہ لیجیے!

جواب کتاب میں موجود۔ص:198

سوال نمبر2: ایک مبلغ کے لیے معلومات عامہ کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب کتاب میں موجود۔ص:199

Scanned with CamScanner

سوال نمبر3: معاشرے میں رائج رسم و رواج کے حوالے سے مبلغ کے لیے کیا اصول ہے۔
جواب کتاب میں موجود۔ ص:199
سوال نمبر4: حاضر جوابی کی اہمیت پر روشنی ڈالیے۔
جواب کتاب میں موجود۔ ص:201
سوال نمبر5: مبلغ کے ظاہری اور باطنی آداب کا چارٹ بنائیے اور ہر ایک کی مختصر جملوں میں وضاحت کیجیے۔
جواب کتاب میں موجود۔ ص:203
سوال نمبر6: مبلغ کو ناکام کرنے والے فطری و اکتسابی عیوب کا چارٹ بنائیے اور ہر ایک کی مختصر جملوں میں وضاحت کیجیے۔
جواب کتاب میں موجود۔ ص:209
سوال نمبر7: مبلغ کو کن چیزوں کی مشق کرنا ضروری ہے ؟
جواب کتاب میں موجود۔ ص:211
سوال نمبر8: فصل میں بیان کردہ عملی چیزوں کی مشق کیجیے۔
جواب کتاب میں موجود ہے اور عملی مشق آپ نے بذاتہ کرنی ہیں
سوال نمبر9: فصل میں آنے والے اپنے پسندیدہ الفاظ، جملے، تراکیب اور محاورے الگ صفحے پر نوٹ کیجیے۔
جواب___ الفاظ :- پرتوئے امام اعظم ، کرسئ صدارت ، عصمت ، تخم ، ثمر بار ، آو بھگت ، دام فریب ، تحقیر آمیز ، جملہ :- مبلغ کے لیے ضروری ہے وہ اپنے شعبے کے علاوہ دیگر علوم و فنون اور مختلف شعبہ جات کے بارے میں بنیادی سدھ بدھ رکھتا ہوں تاکہ کسی بھی طرح کے سامعین کے درمیان بات کر سکے ، محاورے :- دودھ میں مکھن کا ہونا کہ اس کے بغیر دودھ اپنی افادیت کھو دیتا ہے ، تراکیب :- موضوع کی مناسبت اور حساسیت کو دیکھتے ہوئے دوران بیان مزاح کی ذرا سی شمولیت وہی کام کرتی ہے جو کڑوے منہ میں تازہ لیموں کا ایک طرح کرتا ہے ، قوم کے خطیب اور مبلغ اس صبح کی طرح ہوتے ہیں جس کے طلوع ہونے سے شبستان وجود لرز اٹھتا ہے اندھیرے بوریا بستر لپیٹ لیتے ہیں تاریکی اجالے سے بدل جاتی ہے ،

Scanned with CamScanner

مشقی و عملی سوالات و جوابات
صفحہ نمبر 236

سوال نمبر 1:آپ کی نظر میں درس قرآن کی کیا اہمیت ہے ؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:214

سوال نمبر 2:درس قرآن اور تقریر میں کیا فرق ہے؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:218

سوال نمبر 3:مدرس کے پیش نظر کیا مقاصد ہونے چاہئیں ؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:218

سوال نمبر 4:درس قرآن کے اصول و ضوابط خاکے کی صورت میں پیش کیجے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:214

سوال نمبر 5:مکی اور مدنی سورتوں کا درس دیتے وقت کن چیزوں کو پیش نظر رکھنا ہوگا؟

جواب کتاب میں موجود ۔ص:217

سوال نمبر 6:سبق میں موجود مدرس قرآن کے لیے دی گئیں ہدایات کا خلاصہ بیان کیے ۔

جواب ___ کتاب میں موجود ۔ص:220

سوال نمبر 7:درس قرآن کے عناصر بتایئے اور کوئی سے تین عناصر پر مختصراً نوٹ لکھیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:236

سوال نمبر 8:قرآن حکیم سے مترادف، مفرد اور مشتبہ کلمات کی کم از کم دو دو مثالیں دیکھیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:226

سوال نمبر 9:آیات کی تفسیر میں کن چیزوں سے مدد لی جاسکتی ہے ؟ قدرے تفصیل سے بیان کیجیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ص:228

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 10: افلا یتدبرون القرآن کا کیا مطلب بیان کیا گیا ہے ؟

جواب کتاب میں موجود ۔ ص: 229

سوال نمبر 11: تفسیر بالرائے سے کیا مراد ہے اور اس کا کیا حکم ہے ؟

جواب کتاب میں موجود ۔ ص: 229

سوال نمبر 12: موضوعاتی درس کے طریقے پر سبق کی روشنی میں دس نکات تحریر کیجیے۔

جواب کتاب میں موجود ۔ ص: 230

سوال نمبر 13: سبق میں بیان کی گئی ہدایات کی روشنی میں اپنی کلاس میں درس قرآن دیجیے

جواب کتاب میں موجود ۔ ص: 223

(1) کسی بھی بُرائی کو دیکھ کر اُسے جس طرح ممکن ہو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(2) سب سے پہلے آدمی اپنے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرے ، ورنہ زبان سے روکے اور اگر زبان سے بھی روکنے پر قدرت نہ ہو تو پھر دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور درجہ ہے۔

(3) زبان سے روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ گناہ کرنے والے سے کہے کہ فلاں گناہ سے باز آجا ، مثلاً شراب پینے والے سے کہے کہ تو شراب نہ پی یا شراب پینے سے باز آجا ، یا اسے گناہ سے متعلق وعید اور نقصان سے آگاہ کرے۔

(4) برائی کو دل میں برا جاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً وہ خود اس گناہ یا برائی سے باز رہنے کا ارادہ کرے اور پھر یہ ذہن بنائے کہ جب بھی اس برائی کو ہاتھ یازبان سے روکنے پر قدرت حاصل ہوئی تو اسے ضرور روکوں گا ، نیز اس برائی کی اپنے دل میں نفرت پیدا کرے۔

(5) کسی کو گناہ سے روکنے کے لیے اس کی حالت کا اعتبار کرتے ہوئے وہ طریقہ اختیار کیا جائے جس پر اسے استطاعت ہو۔

(6) دل میں برائی سے نفرت کرنا ایمان کا کمزور درجہ ہے ، تو جس کے دل میں نفرت نہیں گویا وہ ایمان کے کمزور درجے سے بھی محروم ہے ، اسی وجہ سے فرمایا گیا کہ دل میں گناہ کی نفرت نہ ہونا دل سے ایمان نکل جانے کی علامت ہے ، لہذا برائی کو کم از کم دل میں برا ضرور جاننا چاہیے۔

فیضان ریاض الصالحین جلد سوم
صفحہ نمبر 20

Scanned with CamScanner

اسمِ اللّٰہ کا اَدَب

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مشہورِ زمانہ تصنیف فیضانِ سنّت کے باب فیضانِ بسم اللّٰہ سے ایک حکایات پیشِ خدمت ہیں۔

مِٹّی کا شِکستہ پیالہ سلسلۂ عالیہ نَقْشْبَنْدِیَہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مجدِّدِ اَلفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی نے ایک دن عام بَیتُ الخَلا میں بھنگی کا صَفائی کیلئے رکھا ہوا گندَگی سے آلودہ کونا ٹوٹا ہوا بڑا سا مِٹّی کا پیالہ مُلاحَظہ فرمایا، غور سے دیکھا تو بیتاب ہوگئے کیونکہ اُس پیالے پر لفظ، اللّٰہ کندہ تھا! لپک کر پیالہ اُٹھالیا اور خادِم سے پانی کا آفتابہ (یعنی ڈھکن والا دَستہ لگا ہوا لوٹا) منگوا کر اپنے دستِ مبارک سے خوب مل مل کر اچّھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اَدَب کیساتھ اُونچی جگہ رکھ دیا۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ اُسی پیالے میں پانی پیا کرتے۔ ایک دن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ کو اِلہام فرمایا گیا، ”جس طرح تم نے میرے نام کی تعظیم کی میں بھی دنیا وآخرت میں تمہارا نام اُونچا کرتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نامِ پاک کا اَدَب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو سو سال کی عبادت و رِیاضت سے بھی حاصل نہ ہوسکتا تھا!“

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

(مُلَخَّص از حضراتُ القدس، دفتر دُوم ص ۱۱۳ مکاشفہ نمبر ۳۵)

ISC

IBNE SHABAN CHISHTI

Scanned with CamScanner